REGISTRED No P-67

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر قادیان

جلد ۲۱ | شمارہ ۳۱

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک بیرون ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

اخبار احمدیہ

قادیان ۲ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۲۹ روفا کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور اسلام آباد میں تشریف رکھتے ہیں حضور کی نام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور انور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور مقاصد عالیہ میں فائز المرام فرمائے۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترم بیگم صاحبہ و صاحبزادہ مرزا کلیم احمد تا حال حیدرآباد کے سفر سے واپس تشریف نہیں لائے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت قادیان واپس لائے۔ آمین۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل بعض تکلیفوں کے سبب چند روز سے علیل ہیں۔ احباب محترم مولوی صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

۱۲ جمادی الثانی ہجری | ۵ ظہور ۱۳۵۰ ہش | ۵ اگست ۱۹۷۱ء عیسوی

احمدیہ جوبلی ہال حیدرآباد دکن کے سنگِ بنیاد کی تنصیب!

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی بصیرت افروز تقریر

ریڈیو اور اخبارات میں تقریب کا نمایاں ذکر

(رپورٹ مرسلہ:- مکرم مولوی عبدالحی صاحب فضل مبلغ حیدرآباد)

حیدرآباد دکن ۱۸ جولائی۔ آج صبح تقریباً سوا دس بجے احمدیہ جوبلی ہال حیدرآباد دکن کی تاریخی عمارت کا سنگِ بنیاد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ کے مبارک ہاتھوں سے نصب کئے جانے کی تقریب عمل میں آئی۔ جس کے بعد ایک پُروقار جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مقامی اہم شخصیتوں کے علاوہ محترم صاحبزادہ صاحب نے بھی ایک مبسوط اور دلنشیں خطاب فرمایا۔

احمدیہ جوبلی ہال کی سہ منزلہ عمارت حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب رضی اللہ عنہ سکندرآباد نے ۱۹۳۱ء میں تعمیر کروانے کے بعد جماعتی اغراض کے لئے وقف کر دی تھی جو حیدرآباد شہر کے عین وسط میں ایک گنجان آباد اور بھرپور علاقہ میں واقع تھی۔ جہاں سے بہت سی سڑکوں کا اتصال ہے۔ بدلتی جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کے ایک مقامی مرکز کی حیثیت سے ۳۶ سال تک زیرِ استعمال رہی اور حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کی پُرخلوص قربانی کا مظہر تھی۔ حضرت سیٹھ صاحب رضی اللہ عنہ کو ہماری جماعت میں اپنے اخلاص اور جذبہ قربانی کے باعث جو عظیم الشان مقام حاصل تھا وہ رہتی دنیا تک اُن کی نسلوں کے لئے باعثِ صد افتخار رہے گا۔ اور علاقہ حیدرآباد کی جماعتوں کے لئے ایک قابلِ تقلید اور قابلِ رشک نمونہ آپ کی باطنی آنکھوں نے دیکھا کہ حیدرآباد کی جماعت کے لئے ایک ایسی عمارت کا ہونا ضروری ہے جو دینی ضروریات کے لئے استعمال ہو سکے۔ جہاں تبلیغی مرکز قائم ہو۔ جہاں نمازیں اور جمعے ہوں۔ جہاں تربیتی اجلاس منعقد ہوں اور جہاں سے پیغامِ حق خلوقِ خدا تک پہنچایا جا سکے۔ اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ نے جماعت کی ایک اہم ترین ضرورت کو احمدیہ جوبلی ہال کی صورت میں تعمیر کروا کے جماعت کے لئے وقف کر دیا۔

۳۶ سال کے بعد اس عمارت کا ایک حصہ ۲۹ جولائی ۱۹۶۷ء کو برسات کے ایام میں منہدم ہو گیا اور جماعت کے سامنے یہ مسئلہ آیا کہ اس یادگار تاریخی عمارت کی تعمیرِ نو کی جائے تاکہ بڑھتی ہوئی جماعتی ضروریات پوری ہو سکیں۔ تعمیرِ نو کی راہ میں بہت سی روکیں حائل رہیں۔ اور بالآخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ وقت بھی آگیا۔ جب اسکی تعمیرِ نو کا راستہ صاف ہو گیا۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قابلِ احترام پوتے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے جماعت حیدرآباد کی درخواست پر قادیان سے تشریف لا کر اس عمارت کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا۔

سنگِ بنیاد کی تنصیب

سنگِ بنیاد کی تقریب کے لئے اتوار کا دن مقرر کیا گیا تھا۔ تاکہ جماعت کے تمام دوستوں کے علاوہ معززینِ شہر کو بھی شرکت کا موقع مل سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۸ جولائی کو یہ تقریب شایانِ شان طور پر عمل میں آئی۔

زیرِ تعمیر بلڈنگ کے سامنے موسیٰ ندی کے کنارے افضل گنج پارک میں سائبان لگا کر جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر یہ بیان کرنا باعثِ مسرت ہے کہ مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب یادگیری جن کے سپرد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کے تحت تعمیرِ نو احمدیہ جوبلی ہال کا کام کیا گیا ہے۔ انہوں نے اس تقریب کو بارونق اور کامیاب بنانے کے لئے کافی تگ و دو سے کام لیا۔ گذشتہ کئی روز سے مقامی روزنامہ اخبارات میں اس تقریب کے متعلق اعلانات بھی کروائے جاتے رہے۔ اور ریڈیو سے بھی اعلان کرایا گیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے آنریبل منتری جے۔ وی۔ نرسنگ راؤ صاحب ڈپٹی چیف منسٹر آندھرا پردیش اور آنریبل منسٹر مجید راؤ صاحب کھلانی وزیر مارکیٹنگ کو بھی دعوتِ شرکت دی تھی۔ چنانچہ یہ امر خوشی کا باعث ہے کہ ان ہر دو وزراء نے اپنا قیمتی وقت صرف کر کے اس تقریب میں شرکت فرمائی۔ اور جلسہ سے خطاب کیا۔ ہم ان ہر دو عزت مآب وزراء کے اس تعاون کے لئے بے حد ممنون ہیں۔

احمدیہ جوبلی ہال کی تعمیرِ نو کے لئے انجینیروں کے مشورہ سے بنیادیں قریباً پندرہ فٹ گہری کھودی گئی ہیں۔ کیونکہ ایک تو یہ مقام موسیٰ ندی کے کنارے پر واقع ہے اور برساتی پانی کی تباہی زد میں ہے۔ اور دوسرے یہ کہ جماعت کے بعض پرانے احباب نے بتایا تھا (مثلاً مکرم سید حسین صاحب کا پیگوڑہ حیدرآباد) کہ احمدیہ جوبلی ہال کی تعمیر اوّل سے قبل اس مقام پر بارہ چودہ فٹ گہرے گڑھے تھے۔ جنہیں بھرتی سے پاٹ کر تعمیر کی گئی تھی۔ اور جوبلی ہال کی پہلی عمارت کے صرف ۳۶ سال بعد ہی گر جانے کی وجہ بھی یہی تھی کہ بھرتی کی زمین پر عمارت تعمیر ہوئی تھی۔ چنانچہ اس مشورہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے بنیادیں کافی گہری کھودی گئی ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سوا دس بجے جوبلی ہال کے مقام پر تشریف لائے اور مسنونہ دعاؤں کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان سنگِ بنیاد نصب فرمایا۔ سنگِ بنیاد کے لئے مسجد مبارک قادیان کی دو اینٹیں تبرکاً لائی گئی تھیں۔ جو بنفسِ صاحبزادہ صاحب نے دو اینٹیں نصب فرمائیں۔ فضاء اسلامی ربانی (صفحہ ۹ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رامالنت پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر۔ قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان۔
مورخہ ۵ ظہور ۱۳۵۰ ہش ۵ اگست ۱۹۷۱ء

بنی اسرائیل اور اُمّتِ محمدیّہ کی عبرت انگیز مشابہت!

(۳)

گذشتہ اشاعت میں بنی اسرائیل کے ساتھ اُمّتِ محمدیّہ کی اس عجیب و غریب مشابہت کا بالتفصیل جائزہ لیا تھا جو بنی اسرائیل کی دوسری تباہی یعنی حضرت مسیح ناصری کے واقعۂ صلیب کے ٹھیک ۱۹ سال بعد آئی اور بتایا تھا کہ سلسلہ موسوی سے سلسلہ محمدی کی کامل مشابہت اس رنگ میں بھی ظاہر ہوئی کہ مسیح ناصری کی طرح مسیح محمدی پر بھی ایسا جھوٹا مقدمہ بنایا گیا جس کے نتیجہ میں مسیح محمدی کو بھی تختۂ دار پر لٹکایا جائے مگر خدا نے اپنے بندے کو معاندین کے منصوبے سے بچا لیا۔ یہ واقعہ ۱۸۹۷ء کا ہے۔

پھر مشابہت کی دوسری زبردست کڑی اس طرح عبرت انگیز رنگ میں ملتی ہے۔ کہ ۱۸۹۷ء کے مقدمہ اقدام قتل کے ٹھیک ستر سال بعد جون ۱۹۶۷ء میں عرب اسرائیل تصادم کا المیہ ظاہر ہوا۔ یہ کس قدر شدید اور عالم اسلام کے لئے خطرناک تصادم تھا دوسرے سال ۱۹۶۹ء میں اخبار آبشار کلکتہ نے اس کے المناک نتائج کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:۔

"۵ جون کے المیہ پر یہ دوسرا سال گذر رہا ہے ...... جہاں تک اتحاد، یگانگت اور تعاون کا سوال ہے وہ (یعنی عرب۔ ناقل) وہیں پر ہیں جہاں ۵ جون کے دن تھے، اسرائیل کے ہاتھوں ذلیل ترین شکست اُٹھانے کے بعد بھی اُن کی آنکھیں نہیں کھلیں ...... حقیقت تو یہ ہے کہ عربوں کی اس شرمناک اور ذلت آمیز شکست کا اثر بالواسطہ طور پر عالم اسلام کے مسلمانوں پر ہوا ہے ایک اُمت کی حیثیت سے ان کا وقار پست ہو گیا ہے انہیں نیچی نظروں سے دیکھا جا رہا ہے ان کا تمسخر اُڑایا جا رہا ہے"

(اخبار آبشار کلکتہ بحوالہ الجمعیۃ دہلی ۱۵/۶/۶۹ صفحہ ۳)

اور حال ہی میں دہلی کے موقر روزنامہ الجمعیۃ نے اپنے مقالہ افتتاحیہ بعنوان "عرب اور اسرائیل" میں اس تلخ حقیقت کو جن صاف لفظوں میں بیان کیا ہے وہ قابلِ غور ہیں:۔

"تاریخ کے بیشمار واقعات اور ان میں کوئی ایسا واقعہ نہ مل سکے گا کہ کُل تیس لاکھ کی آبادی نے بیک وقت اور انتہائی فاتحانہ طور پر دس کروڑ انسانوں کی بسی ہوئی دُنیا کو شکست فاش دی ہو اور فاتح نے اپنی فتح کا ثمرہ پایا ہو اور کئی سال گذرنے کے بعد بھی تیس لاکھ کا ٹولہ دس کروڑ انسانوں کے سینہ پر سوار ہو اور اسے یقین ہو کہ دس کروڑ انسان اگر منہ آئے تو انہیں منہ کی کھانی پڑے گی"

(۱۰ جولائی ۱۹۷۱ء)

آگے چل کر محبت و عقیدت کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے حقیقت بیانی کے طور پر مزید لکھا ہے کہ:۔

"عربوں سے محبت الگ چیز ہے ان پر اپنی جانوں کو نچھاور کرنا بھی باعثِ سعادت سمجھا جائے گا مگر واقعات کو اصلی رنگ میں دیکھنا اور عربوں کی آبلہ پائی کا جائزہ لینا کوئی ایسا جرم نہیں ہے جو عقیدت کی بارگاہ میں قابلِ تعزیر قرار پائے اور واقعہ یہ ہے کہ اب اسرائیل کے مقابلہ میں عرب سر تک اُٹھنے کی تاب نہیں لا سکتے"

(الجمعیۃ دہلی۔ ۱۰ جولائی ۱۹۷۱ء)

اور ہم بھی جو اس المیہ کا تفصیلاً ذکر کر رہے ہیں تو ہمارا مقصد الجمعیۃ کے قول کے مطابق عربوں اور تمام عالم اسلام کے ساتھ اپنی محبت اور عقیدت کے جذبات رکھتے ہوئے محض واقعات کو اصل رنگ میں دیکھنا اور عبرت کے لئے پیش کرنے کے طور پر ہے۔ ورنہ اس حقیقت بیانی کے ساتھ ساتھ عالم اسلام پر اس افتاد کی وجہ سے خود ہمارے دل و جگر بھی پارہ پارہ ہیں اور ہم امیدوار ہیں کہ عالم اسلام اس ابتلائی دور سے جلد سُرخرو ہو کر نکلے گا۔ اور حسبِ وعدہ خدا کی ابدی رحمتیں اس امتِ مرحومہ کو اپنی آغوش میں لے کر اسلام کے روحانی غلبہ کے سامان کر دیں گی وما ذالک علی اللّٰہ بعزیز۔

اگرچہ عبرت اور موعظت کے لئے اس قدر حوالے کافی ہیں مگر چونکہ ہم نے اپنے نقطۂ نظر کی تفصیل قرآنی آیات کی روشنی میں بیان کرنے کا وعدہ کیا تھا اس لئے اسے بھی ملاحظہ فرمائیے:۔

جیسا کہ صدق جدید کے مضمون نگار جناب ندوی بنگلوری صاحب نے سورت بنی اسرائیل کی آیات ۵ تا ۸ میں مذکور بنی اسرائیل کی دو تباہیوں کا ذکر کیا ہے اس مقام پر آیت ۸ میں ان کی دوسری تباہی کا ذکر ان الفاظ میں ہوا ہے:۔

فاذا جاء وعد الاخرۃ لیسوٓءوا وجوھکم ولیدخلوا المسجد کما دخلوہ اول مرۃ ولیتبروا ما علوا تتبیرا۔

اس کے مطابق انسائیکلوپیڈیا کے حوالہ سے اوپر بیان ہوا ہے کہ ٹائٹس رومی نے فلسطین پر حملہ کیا اور بیت المقدس کی سخت ہتک کی اور مسجد میں سؤر کی قربانی کی۔

ان واقعات کے سلسلہ میں اس قدر بیان کے بعد بائیبل بالکل خاموش ہے۔ اس سے آگے کے واقعات کا بائیبل میں مطلق ذکر نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ مذکورہ واقعات کے بعد بائیبل کا زمانہ ختم ہو جاتا تھا اور قرآن کریم کا زمانہ شروع ہو جاتا تھا چنانچہ قرآن کریم نے نہ صرف یہ کہ سورت بنی اسرائیل کی آیات ۵ تا ۸ میں بائیبل کے حوالہ سے ان ضروری باتوں کو دوہرایا ہے۔ بلکہ ساتھ ہی بہت سے غیبی امور سے بھی پردہ اٹھایا ہے۔ چنانچہ آیت ۸ کے معاً بعد آیت ۹ میں فرمایا:۔

عسٰی ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا وجعلنا جھنم للکٰفرین حصیرا۔

اس سے یہود کو خدا کی ابدی رحمت کی طرف دعوت دی ہے کہ تم لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (جو رحمۃ للعالمین تھے) کی غلامی اختیار کر لو تو تمہیں رحمتِ الٰہی کے سامان میسر آ جائیں گے۔ بصورتِ دیگر متنبہ کر دیا کہ اگر تم نے اس موقعہ سے فائدہ نہ اٹھایا بلکہ اپنی کجروی کو جاری رکھا تو تم خدا کی عقوبت سے بچ نہیں سکتے جو جہنم کا نمونہ دکھا دے گی (جس کے سامان اس وقت ہو رہے ہیں) قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کی اس آخری اور عبرتناک تباہی سے پہلے یہود کا اکناف عالم سے ارضِ مقدسہ فلسطین میں جمع ہونا مقدر ہے۔ لہٰذا دیگر یہود کا ارض مقدسہ میں یہ تیسری بار کا داخلہ اِن عُدتم عُدنا کی بات پوری ہونے کے وقت ہوگا اور مطلب اس آیت کریمہ کا یہ ہوگا کہ ارضِ مقدسہ فلسطین میں جمع ہو جانے کے باوجود اے یہود تم جب دُنیا میں شر و فساد برپا کرو گے اور اپنی آخری تباہی کو خود بلاؤ گے تو عدنا: ہم بھی عبرتناک سزا کے ساتھ تمہاری طرف متوجہ ہوں گے۔

ارضِ مقدسہ میں یہود کے تیسری بار داخل ہونے کی پیشگوئی اسی سورت بنی اسرائیل کے آخری رکوع میں اس طرح بیان ہوئی ہے فرمایا:۔

فاذا جاء وعد الاٰخرۃ جئنا بکم لفیفا (آیت ۱۰۵)

یعنی پھر جب پچھلی بار کا وعدہ پورا ہونے کا وقت آئے گا تو ہم تم سب کو جمع کر کے لے آئیں گے۔

اوّل تو اس آیت کے متعلق تفسیر فتح البیان کے مصنف علامہ شوکانی لکھتے ہیں کہ بعض علماء کے نزدیک وعد الاٰخرۃ سے اس جگہ مسیح موعود کا نزول ہے۔

دوم۔ اس آیت کریمہ کے ابتدائی الفاظ فاذا جاء وعد الاخرۃ بظاہر یہود کی دوسری تباہی والے بیان سے ملتے ہیں۔ لیکن آیت کے دوسرے حصّہ سے ظاہر ہے کہ اس میں یہود کو اکٹھا کر کے لائے جانے کی ایک جدید غیبی خبر ہے۔ جو یہود کی دوسری بار کی تباہی سے بالکل مختلف ہے۔

غور فرمایئے یہود کے ساتھ تعلق رکھنے والے دونوں وعدوں میں (جن کا ذکر سورت بنی اسرائیل کے پہلے رکوع میں ہے) بنی اسرائیل کے اکٹھا کرنے کا ذکر نہیں بلکہ اُن کے پراگندہ کرنے کا ذکر ہے۔ اس کے برخلاف اس آیت کریمہ میں یہ ذکر ہے کہ دوسرے

(باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

آؤ آج ہم اپنے پیارے، اپنے مطاع اور خدا کے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتیں کریں

دنیا نے آپ کے خلاف ہر قسم کے منصوبے بنائے اور ظلم ڈھائے مگر وہ ناکام رہی اور آپ سے قوتِ احسان کو نہ چھین سکی!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۱ر فتح ۱۳۴۹ ہش (۱۱ر دسمبر ۱۹۷۰ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

حضور انور کا یہ ایمان افروز اور روح پرور خطبہ نسبتاً طویل ہے اس لئے اس کا نصف اول ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے نصفِ ثانی آئندہ اشاعت میں دیا جائے گا ـــــ (ایڈیٹر)

سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔ (الطارق ۱۶ تا ۱۸)

اس کے بعد فرمایا:۔

آئیں آج اپنے پیارے اور محبوب اور مطاع اور اللہ کے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں کریں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے مبعوث فرمایا کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے لگے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی مخلوق یعنی بنی نوع انسان کے حقوق بھی ادا کرنے لگے کیونکہ اسلام کا خلاصہ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

زندگی کے دو بنیادی پہلو

یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے جو حقوق ہیں وہ بھی ادا کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا وہ حق ادا کیا جائے جو قرآن کریم میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے اور بندوں کے وہ حقوق ادا کئے جائیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں قائم کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حق تو یہ ہے کہ انسان توحیدِ خالص پر قائم ہو وہ اللہ تعالیٰ کو اس معنی میں اور اس رنگ میں واحد و یگانہ تسلیم کرے اور یقین جانے جس رنگ میں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کی ذات کی وحدانیت قرآن عظیم میں بیان ہوئی ہے۔ اور اس رنگ کو جو اس کی صفات اور ذات میں ہمیں نظر آتا ہے۔ اپنے اوپر چڑھا کر اس کے بندوں کے حقوق کو جنہیں خود اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ قائم کرے اور ادا کرے۔

خدائے واحد و یگانہ کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اپنی مخلوق کے لئے اکیلا ہی کافی ہے مگر دنیا اس حقیقت کو سمجھتی نہیں ہے اور

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (الزمر آیت ۳۷)

کی بجائے وہ یہ اعلان کرنے لگ جاتی ہے کہ

يُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ (الزمر آیت ۳۷)

یعنی اللہ کے سوا دوسری ہستیوں کا خوف دل میں پیدا کرتی ہے اور تنبیہ کرتی ہے کہ فلاں عذاب سے ڈرو اور فلاں عذاب سے ڈرو۔ مثلاً کفارِ مکہ نے یہ اعلان کیا کہ ہمارے عذاب سے ڈرو پھر کفارِ مکہ کے ساتھ یہود بھی مل گئے مکہ سے باہر کے عرب قبائل بھی ساتھ مل گئے انہوں نے بھی کہا کہ یہ کیا نیا دین آگیا ہے؟ ہم اسے ملیامیٹ کر دیں گے۔ مگر کفارِ مکہ جیل یا اس وقت کے یہودی اور نصرانی ہوں یا عرب کے دوسرے بُت پرست قبائل ہوں سب کے سب اس حقیقت سے ناواقف تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے کافی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی اپنے مخالفین کے مقابلہ میں یہی آواز ہوتی تھی۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ

کیا اللہ تعالیٰ کافی نہیں ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر یا اللہ کے علاوہ کسی اور کی احتیاج پیدا ہو سکتی ہے؟ انہیں یعنی مخالفین کو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کی صفات کی معرفت نہیں رکھتے تھے اس لئے وہ مسلمانوں کو ڈراتے تھے کہ تم تعداد میں تھوڑے ہو۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تو جب مٹی کے ایک ذرہ کو اپنی انگلی میں پکڑ کر آسمانوں کی بلندیوں کی طرف لے جانا چاہتا ہے تو لے جاتا ہے اور دنیا کے سارے انسان مل کر بھی اللہ تعالیٰ کے اس منشاء میں روک نہیں بن سکتے۔

مخالفین سمجھتے تھے مسلمانوں کے پاس جتھا نہیں ہے۔ مال و دولت نہیں ہے سامان نہیں ہے وسائل نہیں ہیں کوئی ان کا سہارا نہیں ہے چونکہ دنیا کے بندے تھے اس لئے دنیوی سہاروں سے آگے ان کی نظر نہیں جاتی تھی اور جو اس دنیا کا حقیقی سہارا ہے وہاں تک ان کی نگاہ اور عقل کی رسائی نہیں تھی۔ اس لئے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والوں کو دوسری طاقتوں سے ڈراتے تھے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے تھے کہ

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ۔ (زمر آیت ۳۸)

یعنی کیا اللہ تعالیٰ نے جو چاہتا ہے اس کے کرنے پر وہ غالب نہیں ہے؟ اس میں مسلمانوں کو سبق دیا کہ جو میں چاہتا ہوں وہی ہوگا تمہیں ان مخالفین سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اس دنیا پر اس رنگ میں غالب آئے کہ دنیا کے اندھیروں کو وہ دور کر دے اور اس دنیا کے سینوں کو اللہ تعالیٰ کے نور سے منور کر دے اور اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے اس واسطے ہوگا وہی جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اور

مخالفین جو تدبیریں کرتے ہیں

میں انہیں ان کی سزا دوں گا کیونکہ میں انتقام لینے والا بھی ہوں۔ مجھے انتقام لینے کی طاقت ہے اس لئے ان کی ساری مخالفانہ تدبیریں خاک میں مل جائیں گی

پس اس آیہ کریمہ میں پہلے مسلمانوں کو یہ کہا

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ

دراصل ان کے منہ سے خیر دیں، اس کی تبلیغ کروائی، دوسری طرف کافروں سے کہا کہ اللہ عزیز بھی ہے اور انتقام کی بھی طاقت رکھنے والا ہے وہ جو چاہتا ہے وہ کرے گا اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ کفر جو چاہتے ہیں کہ جو ان کے منصوبے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ملیامیٹ کر دے گا اور خاک میں ملا دے گا۔ البتہ منصوبے بنانے کی ان کو اجازت ہوگی۔ چنانچہ قریش مکہ نے بھی مسلمانوں کے خلاف منصوبے کئے۔ عرب کے دوسرے قبائل جن کی لاکھوں کی تعداد تھی انہوں نے بھی بعض چھوٹے چھوٹے قبائل کو اپنے ساتھ ملا کر مسلمانوں کے خلاف منصوبے باندھے۔ پھر یہود کی سازش ساتھ مل گئی۔ یوں سمجھنا چاہیے کہ اس وقت تک کی دنیا کا [illegible] (ڈسپیر ہیڈ) یعنی نیزہ کی انی) جو تھی وہ اسلام کے خلاف نظر آتی تھی۔ پھر پیچھے نیزے کا پھل یا دو بھاری کٹ یا پیچھے یعنی کسریٰ اور قیصر کی شوکت اور دنیوی طاقت اسلام کے مقابلہ پہ آئی تھیں نیزے کی انی جو بھی وہ کنارے تک، عرب کے دوسرے قبائل کے حملہ آور ہونے کی شکل میں ظاہر ہوئی ساتھ انہوں نے منصوبے کئے اور ہر قسم کے منصوبے کئے۔ قرآن کریم میں سورۃ طارق میں اسی طرف اشارہ فرمایا

"اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا"

وہ مسلمانوں کے خلاف سازشیں کریں گے۔ داؤ پیچ سے کام لیں گے۔ ان سے ہم انہیں

نہیں رہ سکیں گے۔ ویسے اللہ تعالیٰ کو تو یہ بھی طاقت ہے کہ کسی کو منصوبہ ہی نہ کرنے دے لیکن اگر اللہ تعالیٰ اپنی اس قدرت کو ظاہر کرے تو پیار کے وہ جلوے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دکھانا چاہتا ہے یعنی اس کی حفاظت کے جلوے، اس کی نصرتوں کے جلوے۔ اس کے حسن و احسان کے جلوے دنیا کس طرح دیکھے؟ مخالفین تو دیکھیں گے لیکن دنیا کو نظر نہیں آئیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مخالفین اسلام جو بھی مکر اور سازش کرنی چاہیں وہ کریں۔ میں انہیں اس سے نہیں روکوں گا بلکہ اس میں انہیں مہلت بھی دوں گا۔ لیکن جب ان کی سازشیں زور پکڑ چکی ہوں گی تو میں ابھی کچھ عرصہ اپنی قدرت نہیں دکھاؤں گا اور اپنے کمزور بندوں سے کہوں گا کہ

تم صبر اور دعا سے کام لو

چنانچہ خدا کے بندوں کے خلاف جب بھی منصوبے کئے گئے وہ صبر سے کام لے رہے ہوں گے وہ گالیاں سن کر دعا دے رہے ہوں گے۔ انہیں زہر دیا جارہا ہوگا۔ اور وہ میٹھا شربت پلا رہے ہوں گے۔ ان کے لئے قحط کے سامان پیدا کئے جارہے ہوں گے اور جب وقت آئے گا تو یہ قحط دور کرنے کے سامان پیدا کریں گے مسلمانوں کو اغوا کیا جائے گا اور اسلام اغوا کے سارے راستوں کو بند کر رہا ہوگا مسلمان مخالفین کے ہر مکر کا جواب صبر اور تقویٰ کی راہوں پر چل کر اور دعا کے ساتھ دے رہے ہوں گے مگر اندھی دنیا یہ سمجھے گی کہ اس بے کس قوم کا کوئی سہارا نہیں ہے لیکن بینا آنکھ اور وہ جس کی آنکھ ہمیشہ ہی کھلی رہتی ہے اور جو علام الغیوب ہے وہ کہے گا کہ تم صبر کرو۔ وقت آنے پر تم دیکھ لوگے میں کیا کرتا ہوں مقولہ ہے۔

اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا

یعنی میں اپنی منشاء اور مرضی کے مطابق اپنی تدبیر کروں گا جو اپنے وقت پر ظاہر ہوگی۔

غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک عرصہ ایسا آئے گا کہ میرے ستائے ہوئے یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے فدائی دنیا کی نگاہ میں بے سہارا ہوں گے لیکن میں ان کا سہارا ہوں گا اور میں ان سے کہوں گا کہ میں تمہارا سہارا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبعین کے خلاف منصوبے اس لئے کئے جائیں گے کہ وہ خدا کے بندوں کو توحید خالص کی طرف بلا رہے ہوں گے اور انہیں ان کے انسانی حقوق دلوا رہے ہوں گے اور

اِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

کا عظیم نعرہ بلند کرکے وہ یہ کہہ رہے ہوں گے کہ انسان انسان میں کوئی فرق نہیں ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا انسان کسی ماں نے نہ اب تک جنا اور نہ آئندہ جن سکتی ہے۔ ایسا

عظیم الشان وجود

جو اللہ تعالیٰ کا حقیقی محبوب ہے اور باقی ہر ایک نے اسی کے طفیل خدا کی محبت کو پایا ہے اس کی زبان سے یہ عظیم کلمہ نکلوا دیا کہ میں تمہارے جیسا انسان اور تم میرے جیسے انسان ہو۔ جب یہ مساوات اور برابری کا عظیم الشان اعلان ہوا تو مکہ کے سرداروں نے کہا کہ یہ کہاں کی آواز ہے؟ کیا ہم اور ہمارے غلام برابر ہیں؟ کیا ہمارا یہ قبیلہ جو خانہ کعبہ کا محافظ ہے یہ اور عرب کے دوسرے قبائل برابر ہوگئے۔ کیا عرب کے رہنے والے اور حبشہ اور دوسرے افریقی ممالک کے رہنے والے برابر ہوگئے؟ یہ کیسی آواز ہے! ہم تو اسے نہ سمجھ سکتے ہیں نہ اسے برداشت کرسکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس پاک اور بلند اور عظیم آواز کے خلاف منصوبے بنانے شروع کردیئے جن کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنی طاقت کے زور سے اپنی برتری کو قائم رکھیں گے اور مساوات کو قائم نہیں ہونے دیں گے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب کا یہ فرمان ہے کہ اس نے ہر انسان کو پیدا کیا اور اس کے اندر تمہیں جو بھی قوت اور استعداد نظر آتی ہے وہ اس کی پیدا اور عطا کردہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ ہر فرد واحد کی تمام قوتوں کی نشوونما کو کمال تک پہنچایا جائے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے رب العالمین کی حیثیت سے ہر فرد واحد کی تمام قوتوں اور استعدادوں کی نشوونما کو کمال تک پہنچانے کے لئے جس مادی اور غیر مادی چیز کی ضرورت تھی وہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کردی ہے۔ انسان کی قوتیں اور استعدادیں جسمانی بھی ہوتی ہیں اور اخلاقی اور روحانی بھی ہوتی ہیں۔ ان قوتوں اور استعدادوں کی نشوونما کے کمال تک پہنچانے کے ... ذرائع مادی اور غیر مادی دو حصوں میں منقسم ہوتے ہیں

جسمانی لحاظ سے مثلاً طیب غذا کی ضرورت ہے اور نرا حلال ہی نہیں کیونکہ حلال میں اللہ تعالیٰ کی اس طرح کی شان نظر نہیں آئیگی اس لئے نہ صرف حلال بلکہ حلال اور طیب غذا کی ضرورت ہے۔ ہر فرد کے جسم کا تقاضا مختلف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے ہزار قسم کی حلال چیزیں پیدا کی ہیں اور ہزار قسم کی نعمتیں مہیا فرمائی ہیں اور فرمایا کہ میری ان ہزار قسم کی اشیاء اور نعماء سے طیب اور اپنے مناسب حال چیزوں کو استعمال کروگے تو تمہاری جسمانی طاقتیں نشوونما کرکے کمال کو پہنچ جائیں گی۔

اپنے کمال کو پہنچ جائیں گی

اب مثلاً ایک بچہ ہے اس کی جسمانی ضرورت الگ ہے یعنی وہ نہ چنے کھانا چاہتا ہے اور ماں باپ کہتے ہیں کہ نہیں ہم تمہیں دودھ پلائیں گے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے قانون اور ماں باپ کی خواہش کے درمیان لڑائی ہوجاتی ہے اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ اس کے ماں باپ غلط اندازہ لگاتے ہیں اور غلطیاں جاری کرنا چاہتے ہیں اور یہ ایک واقعاتی چیز ہے۔ یہ کوئی فلسفہ نہیں ہے۔ میں ایسے واقعات کا شاہد ہوں کہ بچے کو دست آرہے ہیں اور وہ کہتا ہے میں نے چنے کھانے ہیں۔ ماں باپ کہتے ہیں کہ یہ پاگل ہے ہم نے اس کو چنے نہیں دینے مگر وہ چنے کھانے پر بضد ہے۔ کوئی سمجھدار کہتا ہے کہ یہ دو سال کا ناسمجھ بچہ ہے یہ چنے کھانے کی آواز اس کے اندر کی آواز ہے۔ اسے چنے کھانے دو۔ چنانچہ اسے چنے کھانے کی اجازت دی گئی اور بچے کے اسہال بند ہوگئے۔

پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر فرد واحد اپنے اندر ایک انفرادیت رکھتا ہے اور اس طرح جو تنوع پیدا ہوتا ہے یہ

خدا کی واحدانیت

کی ایک دلیل ہے۔ ہر جگہ آپ کو تنوع نظر آتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اپنی ذات میں اور یکتا ہے اپنی صفات میں

ویسے ہمارا علم اور عقل چونکہ محدود ہے ہم بعض اصول بنا لیتے ہیں اور چیزوں کی گروپنگ کردیتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے ہر فرد واحد کے جسم کی بناوٹ اپنی انفرادیت کی وجہ سے غذاؤں کے ایک خاص قسم کے مجموعہ کو چاہتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے ایک اور قانون کے مطابق غذاؤں کا جو Balance ریلینس یعنی توازن ہے اسے قائم رکھنے ہی سے انسان کی جسمانی قوتوں کی بہترین نشوونما ہوسکتی ہے ورنہ توازن قائم رکھنے کے بغیر نشوونما کمال کو نہیں پہنچ سکتی۔ ویسے بہترین نشوونما اور واقعاتی میں اتنا جیسے کا فرق بھی رہ سکتا ہے اور روس جیسی کا فرق بھی رہ سکتا ہے۔

"پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر فرد واحد کی قوتوں کی نشوونما کے لئے ایک متوازن غذا بننے کے لئے غذا کی جن اقسام کی ضرورت تھی وہ میں نے پیدا کردی ہیں۔ انسان اگر ان ہزاروں چیزوں کی باریکیوں میں جائے تو اس کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

انسان کا تخیل

وہاں تک تو پہنچ ہی نہیں سکتا۔ انسانی تصور ان چیزوں کا احاطہ کر ہی نہیں سکتا کیونکہ ان چیزوں میں بہت وسعت ہے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اس نے اپنے بندوں میں سے ہر ایک کو جو قوتیں اور استعدادیں دی ہیں ان قوتوں اور استعدادوں کی نشوونما اپنے کمال تک پہنچنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اسباب پیدا کردیئے ہیں اگر کسی کو اس کی ضرورتوں کے مطابق یا قوتوں کی نشوونما کے لئے پوری چیزیں نہیں ملتیں تو اس میں یا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہے۔ مثلاً قحط پڑجاتا ہے چیزیں نہیں ملتیں لیکن اس کا کسی پر کوئی الزام نہیں ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان ہے۔ پس یا تو یہ شکل ہوتی ہے۔ یا یہ شکل ہوتی ہے کہ ظلم کے نتیجہ میں چیزیں نہیں ملتیں۔ ایک اور آدمی کے پاس تو ہیں لیکن وہ ضرورتمند کو نہیں دے رہا۔ جب خدا کے ان بندوں کے لئے آواز اٹھائی جاتی ہے اور اسے الٰہی حکم کہنا چاہیئے۔ کیونکہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس وقت کے زمانے کی باتیں کر رہا ہوں) تو اس وقت کے بڑے بڑے سرمایہ دار امیر لوگوں نے کہا کہ ہمارے مالوں میں ان غریبوں کا کہاں سے حق پیدا ہوگیا۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس کا ذکر کیا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ تم ہمیں اس چیز سے منع کرنے ہو کہ ہم اپنے مالوں میں اپنی مرضی سے تصرف نہ کریں۔ اور جس طرح خدا کا منشاء ہے اسی طرح خرچ کریں اور یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے اموال کے مالک ہوتے ہوئے اپنی مرضی

کے مطابق خرچ نہ کریں؟

چنانچہ یہ آواز اٹھائی گئی ایک مساوات کی اور دوسرے غربت کے دور کرنے کی (یہ تو مجھے نہیں کہنا چاہیئے بلکہ مجھ تو کہنا چاہیئے کہ) ہر قسم کے حقوق کی ادائیگی کی اور قرآنِ کریم میں اللہ تعالےٰ نے

بڑے زور دار الفاظ میں

فرمایا کہ اگر تم میرے غریب بندوں کا خیال نہیں رکھو گے تو جہنم میں جاؤ گے۔ اور اللہ تعالےٰ نے جہنم اسی لئے پیدا کی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ایک جگہ آتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جہنم دو وجہ سے بنائی ہے۔ ایک توحید پر قائم نہ رہنے کے نتیجہ میں جہنم ملتی ہے۔ اور دوسرے اللہ تعالےٰ کے بندوں کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے جہنم ملتی ہے۔ گویا بنیادی طور پر حقوق اللہ اور حقوق العباد بیان کر دیئے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل نہیں بیان کی گئی

غرض جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے یہ آواز اٹھائی کہ انسان انسان میں کوئی فرق نہیں ہے تو دشمنانِ اسلام نے سمجھا کہ ہم تو مارے گئے ہم بڑی طاقت رکھتے ہیں اور اپنی اس طاقت کے بل بوتے پر اپنے آپ کو دوسروں کی نسبت زیادہ ارفع اور اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ ہمارے دماغ میں برتری کے خیالات رچے ہوئے ہیں اگر ہم سب برابر ہو گئے تو ہم تو مارے گئے بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حبشی بلال اور ابوجہل برابر ہو گئے؟ یہ تو نہیں ہو سکتا چنانچہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مساوات انسانی کی اس عظیم آواز کے اٹھانے پر دنیا مخالف ہو گئی جب آپ نے عزت انسانی کی آواز اٹھائی (جو دراصل مساوات ہی کا ایک پہلو ہے۔) اور فرمایا سب لوگوں کی عزت کرنی پڑے گی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی آدمی حقیر نہیں ہے۔ ورنہ خدا تعالےٰ پر یہ اعتراض آتا ہے کہ اس نے حقیر انسان بھی پیدا کیا ہے۔ حالانکہ اسلام کہتا ہے کہ جس کو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے وہ

خدا کی نگاہ میں

حقیر نہیں ہو سکتا اور جو خدا کی نگاہ میں حقیر نہیں ہو سکتا وہ خدا کے بندوں کی نگاہ میں بھی حقیر نہیں ہونا چاہیئے۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عزتِ انسانی کی یہ آواز اٹھائی تو مخالفین نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے تم ہمیں اس بات سے روکتے ہو اور منع کرتے ہو کہ ہم دوسرے لوگوں کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔ یہ نہیں ہو سکتا ہم طاقت رکھتے ہی اور تمہیں کچل کر رکھدیں گے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے متبعین کے خلاف منصوبے بنانے شروع کر دیئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کی منشاء کے مطابق جب یہ فرمایا کہ ہر فرد کی برابری اور اس کی عزت کے قیام کے بعد جہاں تک ممکن ہو (یہ میں اسلئے کہتا ہوں کہ بعض دفعہ ابتلاء بھی آیا کرتے ہیں۔) انسانی قوتوں اور استعدادوں کو نشوونما کے کمال تک پہنچانا چاہیئے تو مخالفینِ اسلام نے کہا کہ یہ بات تو ہمارے اموال لوٹنے کے مترادف ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ انہیں جو مال و دولت ملی ہے۔ یہ اللہ کی عطا کردہ نہیں بلکہ اسے انہوں نے اپنی محنت عقل کوشش کے استعمال کے علاوہ دوسروں کی مدد سے اکٹھا کیا ہے۔ ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ اس میں سے خدا کے بندوں پر خرچ کرو۔ یہ تو نہیں ہو سکتا

پس مساوات کی یہ آواز، عزتِ انسانی کی یہ آواز دراصل حقوقِ انسانی کے قیام کا

ایک عظیم اعلان

تھا اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے متبعین کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ یہ کوئی فلسفہ نہیں ہے۔ بلکہ قرآنِ کریم کی یہ تعلیم عملاً انسانی زندگیوں کو بدل دینے والی اور قوموں کی زندگی میں ایک انقلابِ عظیم برپا کرنے والی ہے یہ تعلیم محض خیالی یا عقلی نہیں ہے دنیا نے اس کے عملی مظاہرے دیکھے ہیں چنانچہ اسلام کی اس تعلیم کے نتیجہ میں ہر جگہ برابری اور مساوات آ گئی ہے۔ عرب اور عجم کے درمیان کوئی فرق نہیں رہا گورے اور کالے کے درمیان کوئی فرق نہ رہا امیر و غریب کا امتیاز مٹ گیا انسان اب بھی جب مسلمان کہلانے والوں کے اندر جب یہ تفریق دیکھتا ہے۔ تو حیران رہ جاتا ہے۔ یوں تو ہمارے خدائے واحد و یگانہ پر ایمان لانے والے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کا دعویٰ کرنے والے ہیں۔ مگر ان میں سے ایک باعزت بن گیا اور دوسرا ذلیل بن گیا جو آدمی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے چمٹا ہوا ہے وہ ذلیل کیسے ہو گیا؟

پس یہ وہ عظیم نعرے تھے ایک توحید کے قیام کا نعرہ اور دوسرا حقوقِ انسانی کے قیام کا نعرہ حقوقِ انسانی کے قیام کے نعرے میں بنیادی طور پر دو چیزیں تھیں۔ ایک مساوات انسانی اور شرفِ انسانی کا نعرہ اور اعلان اور دوسرے انسانی قوتوں اور استعدادوں کی کامل نشوونما کا نعرہ اور اسلام نے مسلمانوں کو حقوقِ انسانی کے قیام کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے ہمیں قیادت بخشی ہے خدا تعالےٰ نے ہمیں سمجھ عطا کی ہے۔ اور یہ ہمارے لئے

ایک کامل اور مکمل تعلیم

اتاری ہے اور ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ اس تعلیم کے ذریعے ساری دنیا میں ایک revolution (ریولوشن) یعنی ایک انقلاب بپا کر دو قوموں کی زندگی ان کے خیالات اور فکر و تدبر کی کایا پلٹ دو اور اس طرح ثابت کر دو کہ انسان انسان برابر ہیں یہی پیغام میں افریقہ کے دورے میں لوگوں کو دے کر آیا ہوں کہ اب وہ دن چڑھ آیا ہے کہ آئندہ کوئی انسان تمہارے ساتھ نفرت اور حقارت کا سلوک نہیں کرے گا اسلام کی یہ اتنی عظیم تعلیم تھی اور اس کے خلاف اتنے عظیم منصوبے باندھے گئے چنانچہ جب ہم ان منصوبوں کی تفصیل میں جاتے ہیں تو ہمیں ان کی عجیب شکلیں نظر آتی ہیں اس سلسلہ میں بھی میں مختصراً کچھ کہنا چاہتا ہوں

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

اِنَّھُم یکیدون کیداً

کہ یہ جو اسلام نے مساواتِ انسانی اور شرفِ انسانی کے عظیم اعلان کئے ہیں۔ جن لوگوں نے ان کو پسند نہیں کیا اور اس تعلیم کو ماننے سے انکار کر دیا ہے انہوں نے اس کے خلاف جو مختلف منصوبے کئے۔ ان میں سے ایک منصوبہ اغوا کا تھا اغوا کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں لیکن

اِغوا کے اصل معنے

یہ ہیں کہ کسی انسان کو اس ماحول میں جو اس کا اپنا ماحول ہے پرورش پانے اور تربیت حاصل کرنے سے محروم

کر دیا جائے یہ اغوا کا اصل نتیجہ ہے اور اصولی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ اغوا کے معنے ہی یہ ہیں کہ بعض لوگ بچے کو اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ اور دوسری جگہ لے جا کر بیچ دیتے ہیں اب مثلاً ایک نہایت شریف خاندان کا دینی ماحول میں پرورش پانے والا بچہ ہے ظالم انسان اسے اٹھاتا ہے اور کسی دوسری جگہ جا کر غلام بنا کر بیچ دیتا ہے یا مثلاً لڑکی ہے تو اسے نہایت گندی جگہوں پر پہنچا دیا جاتا ہے حالانکہ اس بچے یا بچی کے ماحول میں جس میں اسے اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا تھا اس ماحول میں تو یہ فضا نہیں تھی۔ اس ماحول میں تو نیکی تھی اس ماحول میں تو

قرآن کریم کی تعلیم تھی

اس ماحول میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق کو پیدا کرنے کا چرچا تھا اس ماحول میں تو اللہ تعالےٰ سے ذاتی محبت پیدا کرنے کے سبق دئیے جاتے تھے۔ غرض اغوا کرنے والے اس دینی ماحول سے نکال کر بچوں کو ایک اور گندے ماحول میں لے جاتے اس لئے میرے نزدیک اغوا کے اصل معنے یہ ہیں کہ انسان کو ایسے ماحول سے محروم کر دیا جائے جس ماحول میں وہ اور اس سے تعلق رکھنے والے تربیت حاصل کرنا یا تربیت دینا چاہتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں کے خلاف بھی اسی قسم کا منصوبہ بنایا گیا۔ چنانچہ

صلح حدیبیہ میں

یہ شرط رکھدی گئی کہ مکہ میں جو آدمی مسلمان ہوگا وہ مدینے میں نہیں جا سکے گا۔ یعنی ایسے مسلمان کو اس تربیت سے محروم کر دیا جائے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ کر وہ حاصل کر سکتا تھا۔ اور جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے انھم یکیدون کیدًا یہ واقعی ایسا عجیب فریب تھا کہ حضرت عمرؓ جیسے صاحب فراست بھی ڈگمگا گئے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا تھا کہ مخالفین مختلف قسم کی کید کرتے ہیں انہیں ایسا کرنے دو تم اس کی فکر نہ کرو اس سے تمہیں انجام کار فائدہ پہنچے گا یعنی ان کی اس "کید" یعنی سازش کے مقابلے میں اللہ تعالےٰ جو "کید" یعنی تدبیر کرے گا وہ مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے گی

غرض

کفارِ مکہ نے

اغوا کا منصوبہ بنایا اور اسطرح بیسیوں مسلمانوں کو اس تربیت سے محروم کیا جسے وہ حاصل کرنا چاہتے تھے یا اس تربیت سے محروم کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کو اپنے پروں کے نیچے رکھ کر دینا چاہتے تھے۔ اور یہی اغوا ہے غرض مسلمانوں کے خلاف ایک اس قسم کے اغوا کا منصوبہ بنایا گیا لیکن اللہ تعالےٰ نے فرمایا تم اغوا کا یہ منصوبہ بناؤ ہم اسے ناکام بنا دیں گے البتہ جسطرح اغوا کی شکلیں مختلف ہوتی ہیں اسی طرح اللہ تعالےٰ جو قادر و توانا ہے اس کا کوئی جلوہ (Repeat) ریپیٹ نہیں ہوتا (یعنی دہرایا نہیں جاتا) یعنی اس میں MONOTANY (مونوٹنی) اکتا دینے والی یکسانیت نہیں پیدا ہوتی بلکہ اللہ تعالےٰ کی قدرت کے جلوے

کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ

کی رو سے کبھی ایک شکل میں اور کبھی دوسری شکل میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں چنانچہ کفار کے اس اغوا کے منصوبہ کے خلاف اللہ تعالےٰ تدبیر کرتا رہا اور ان کو اس منصوبے میں ناکام بناتا رہا اور جب تک ایک مومن یا مسلمان کو اسلام پر قائم رہنے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی توفیق ملتی رہتی ہے یا جن کو ملتی ہے اللہ تعالےٰ

ان کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کرتا ہے جیسا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے کیا تھا۔

کفار کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ماننے والوں کے خلاف دوسری "کید" (یعنی تدبیر یا سازش) یہ تھی کہ وہ مسلمانوں کو دھوکے سے قتل کر دیتے تھے۔ اب دھوکے سے قتل کرنا کئی شکلوں کا ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ پیٹھ کی طرف سے آکر پیچھے سے چھپا گھونپ کر قتل کر دینا یہ بھی

دھوکے کا قتل ہے

اور دین سیکھنے کا بہانہ بنا کر ستر حفاظ کو لے جانا اور وہاں انکو شہید کر دینا یہ بھی دھوکے کا قتل ہے۔

غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے خلاف دھوکے سے قتل کرنے کی بھی سازش ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اگر ایک مسلمان

دھوکے سے

قتل ہوا تو اس کی جگہ اللہ تعالےٰ نے اس جیسے ہزاروں مسلمان دے دیئے مثلاً یہ حفاظ کا قتل ہے یہ ستر آدمیوں کا قتل نہیں بلکہ ستر حفاظ کا قتل ہے ان کے بدلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے آدمی ملنے چاہئے تھے جنہیں قرآن کریم حفظ ہوتا تو ان کی سازش ناکام ہوتی چنانچہ اللہ تعالےٰ نے بے شمار مسلمانوں کو قرآن کریم حفظ کرنے کی توفیق بخشی۔ چھوٹی چھوٹی فوجیں باہر جاتی تھیں۔ اور ان کے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں حفاظ ہوتے تھے (اب مشکل پڑ گئی ہے کیونکہ لوگوں نے قرآن کریم سے وہ پیار نہیں کیا ہماری جماعت میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک رو شروع ہوئی ہے) جس کا مطلب یہ ہے کہ بڑی کثرت سے لوگ قرآن کریم حفظ کرتے تھے۔ اور اگر کسی کو پورا قرآن کریم حفظ نہیں تھا۔ تو بڑی بڑی سورتیں اور کئی کئی سپارے یاد ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ چھوٹے بچوں کو بھی بہت سی سورتیں یاد ہوتی تھیں۔ (ہمارے گھروں میں بھی اس کا شوق پیدا کرنا چاہیئے دس پندرہ سال کے بچوں کو آخری سیپارے کی چھوٹی چھوٹی سورتیں ضرور یاد کروا دینی چاہیئے)

پس کفار نے دھوکا دہی سے قرآنِ کریم کے حفاظ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا اور اسطرح اسلام کو ستر حفاظ سے محروم کر دیا اللہ تعالےٰ نے فرمایا یہ ٹھیک ہے۔ یہ زندگی تو ہے ہی عارضی کوئی آدمی بستر پر مر جاتا ہے اور کوئی اللہ تعالےٰ کی راہ میں شہید ہو جاتا ہے۔ تم نے اسلام کو ایسے ستر مخلصین سے محروم کیا تھا جنہیں قرآن کریم زبانی یاد تھا اور اس وقت تو مسلمانوں کی تعداد بھی تھوڑی تھی۔ حفاظ کے قتل کا یہ واقعہ سکنہ ۴ھ کا تھا۔

فتح مکہ کے موقعہ پر

مسلمان مردوں کی تعداد دس ہزار تھی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تربیت یافتہ تھے۔ تو چار ہجری میں تو بہت ہی کم ہونگے اور اس وقت حافظ قرآن بہت تھوڑے تھے۔ ان میں سے کفار نے بہت سے اپنی طرف سے شہید کر دئیے۔ لیکن پھر اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لاکھوں کی تعداد میں حفاظ دیئے اور اب تک دیتا چلا آیا ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی اور فیض رساں زندگی چند سالوں میں ختم نہیں ہوئی۔ آپؐ کو ابدی زندگی عطا ہوئی ہے۔ آپؐ کے روحانی فیوض کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا اس واسطے میں جب آپؐ کی زندگی کا ذکر کرتا ہوں تو اس سے دونوں طرف اشارہ ہو سکتا ہے یعنی آپؐ کے اپنے زمانہ میں بھی اور بعد میں اب تک آپکے روحانی فیوض جاری و ساری ہیں چنانچہ اس عرصہ میں کروڑوں مسلمانوں کو قرآنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت ملی جس سے مخالفین کا منصوبہ خاک میں مل گیا انہوں نے تو یہ سوچا ہوگا کہ اس طرح بھی اسلام کو ضرب لگے گی۔ یعنی اگر کوئی سارے مذہبی علماء کو قتل کرنا چاہے تو اس کی خواہش تو یہی ہوگی کہ علم دین اسلام جاننے والے باقی نہ

باقی ص کالم

سیرالیون سے ایک واقف ڈاکٹر کا ایک ولولہ انگیز خط

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہنے والے خوش نصیب ڈاکٹروں میں سے مکرم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب جہانگیری صاحب ابن مکرم مولوی محمد عرفان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد سیرالیون میں سب سے پہلے پہنچے (اب تو وہاں دو اور ڈاکٹر بھی پہنچ چکے ہیں۔) ان کا ایک دلچسپ خط پیشِ خدمت ہے۔ امید ہے کہ قارئین کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوگا۔

احباب دعا فرمائیں کہ ہمارے سب واقف ڈاکٹروں اور واقف اساتذہ کو ارضِ بلال کے رہنے والوں کی کماحقہٗ خدمت کرنے کی توفیق ملے آمین ——— سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ

مکرمی محترمی سیکرٹری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میرا خیال ہے کہ یہاں کے مفصل حالات سے آپ کو آگاہ کروں۔ کیونکہ جو کچھ ہم لوگ یہاں آکر اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں وہ احمدیت کی صداقت کا اتنا مکمل ثبوت ہوتا ہے۔ جسے ہمارے باقی بھائی اپنے ملک میں بیٹھ کر سوچ بھی نہیں سکتے اسلئے میں نہایت ضروری سمجھتا ہوں کہ ان تمام حالات کو قلمبند کرنے کی کوشش کروں جو عموماً اس ملک میں احمدیت کے متعلق پائے جاتے ہیں اور خصوصاً جو تاثیرات ہمارے پیارے امام کے دورہ کے بعد یہاں اب موجود ہیں مجھے افسوس ہے کہ مصروفیات اتنی زیادہ ہیں کہ میں بروقت خط نہ لکھ سکا مگر دیر آید درست آید کے مصداق یہ بہرحال بہتر ہوا کہ مجھے اس ملک میں کچھ زیادہ دن رہ کر زیادہ معلومات حاصل ہوئیں

میں پروگرام کے مطابق ۹ رمئی کو کراچی سے سوار ہو کر رات بیروت ٹھہرا اور اگلے دن صبح وہاں سے روانہ ہو کر فری ٹاؤن پہنچا۔ سفر نہایت آرام دہ اور خوشگوار رہا راستہ میں بفضلِ خدا کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ میرے ہمراہ میری اہلیہ اور میرے دو بچے ایک ۲ سال اور دوسرا ۹ ماہ کا تھے۔ جن کے متعلق ہمیں فکر تھی کہ راستہ میں پریشانی ہوگی۔ مگر ہر دو خوب خوش رہے۔ اگرچہ اتنے طویل سفر کا پہلا تجربہ تھا۔ مگر ہر مشکل ایسے آسان ہو رہی تھی کہ ہر قدم پر محسوس ہو رہا تھا۔ کہ فرشتے مدد کر رہے ہیں۔ جب فری ٹاؤن ایرپورٹ پر پہنچے تو مشنری انچارج مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مع جنرل سیکرٹری صاحب وہاں پر موجود تھے۔ کسٹم کی ضروری کارروائی مکمل کر کے ہم مشن ہاؤس پہنچے۔ راستہ میں احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کے تمام اساتذہ معہ پرنسپل صاحب استقبال کو موجود تھے۔ جو سب ہمارے ہمراہ تشریف لائے اس نئے ملک میں پہنچ کر اتنے ہم وطن احمدیوں کو دیکھکر یہی محسوس ہو رہا تھا کہ یہ اپنے وطن کا ہی کوئی مقام ہے۔ سب اتنے خوش اخلاق اور مخلص تھے کہ ذرا بھی اجنبیت محسوس نہ ہوئی شہر میں داخل ہوتے ہی جب "احمدیہ سیکنڈری اسکول" کے بورڈ اور ایک عالیشان بلڈنگ پر نظر پڑتی ہے تو دل باغ باغ ہو جاتا ہے اور فرطِ مسرت سے آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں کہ ہمارے مشن ان لوگوں کی کتنی خدمت کر رہے ہیں ہمارے مبلغین کرام اپنے گھروں اور رشتہ داروں سے دور اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دنیا کے کسی کونے میں بھی جانے سے دریغ نہیں کرتے ان سب چیزوں کو دیکھ کر ہمارے دل میں بھی خدمتِ دین کا جذبہ زیادہ اُبھرا اور خداوند کریم سے دعا کی کہ جس مقصد کے لئے آیا ہوں مجھے اس کا اہل بنا اور توفیق دے کہ اپنی تمام صلاحیتیں بروئے کار لاسکوں۔ میری باتوں سے اندازہ لگاتے ہوئے اور میرے چہرے پر سفر کی تھکان نہ پاتے ہوئے امیر صاحب مشنری انچارج فرمانے لگے کہ۔

"میں نے آپ سے پوچھے بغیر ہی صبح ۹ بجے کے جہاز سے "بو" جانے کے لئے سیٹ بک کرا لی ہے۔ صبح وہاں ہم دونوں کو جانا ضروری ہے۔ اور یہ اچھا ہوا کہ آپ عین موقعہ پر آگئے"

میں نے عرض کیا کہ اب میدان عمل میں آگیا ہوں جہاں اور جب جدھر چلیں لے جائیں۔ چنانچہ حسب پروگرام خاکسار امیر صاحب اور نذیر احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سکول صبح یعنی ۱۱ رمئی کو آٹھ بجے بذریعہ جہاز "بو" روانہ ہوئے جو فری ٹاؤن سے ۱۶۵ میل کے فاصلے پر سیرالیون کا دوسرا بڑا شہر اور جماعت کا بڑا مرکز ہے۔

جہاں احمدیہ سیکنڈری اسکول کے علاوہ ایک مشن ہاؤس اور جماعت کا بڑا پریس ہے۔ جونہی ہم ائیرپورٹ پر پہنچے ہمیں لینے کے لئے وہاں کے اسکول کے ٹیچر مکرم شاہ صاحب اپنی گاڑی لے کر آئے ہوئے تھے جن کے ہمراہ ہم سب اسکول کے لئے روانہ ہوئے۔

سکول میں تمام حاضرین ایک بڑے ہال میں نشستوں پر منتظر بیٹھے تھے ہمارے پہنچنے کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی یہ جلسہ "ناصر ڈے" کے طور پر ارشی کو منایا جا رہا تھا۔ یہ وہ دن تھا جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث گزشتہ سال اسی دن اس شہر میں تشریف لائے تھے خاکسار کی موجودگی اس موقعہ پر بڑی موزوں ثابت ہوئی کیونکہ گزشتہ سال اسی روز ہمارے پیارے امام صاحب نے "لیپ فارورڈ" پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے سیرالیون میں ڈاکٹر بھجوانے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اور یہ خدائی وعدہ پورا ہو چکا تھا ان میں سے خاکسار کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ سب سے قبل سیرالیون کی سرزمین پر قدم رکھتے ہوئے آج بو شہر جو کہ جماعت احمدیہ کا بہت بڑا مرکز ہے میں ہزاروں احمدی اور غیر احمدی احباب سے متعارف ہوا۔ جماعت کے افراد اور دوسرے معززین نے جس اخلاص و محبت کا ثبوت دیا میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اپنے پیارے امام کے وعدہ کے مطابق ڈاکٹر کو پاکر وہ لوگ اتنے خوش تھے کہ ہر احمدی مجھ سے مصافحہ کرتا اور اتنی خوشی کا اظہار کرتا گویا اسے کوئی بہت بڑا خزانہ مل گیا ہے۔ جلسہ میں مختلف معززین نے تقریریں کیں جماعت کی کارگزاری اور پیارے امام کے دورہ سیرالیون کے متعلق تفصیلات پر روشنی ڈالی آخر میں حضور کی گزشتہ سال کی ٹیپ کی ہوئی تقریر سنائی گئی۔

اگلے دن ہم واپس فری ٹاؤن کے لئے روانہ ہوئے وہاں پہنچ کر محکمہ صحت سے رجسٹریشن حاصل کی گئی۔ ایک چیز قابلِ ذکر ہے کہ ہم جونہی کسی بڑے سے بڑے آفیسر کے پاس جاتے وہ اتنی خندہ

خطبہ جمعہ بقیہ صفحہ ۶

رہیں تو حفاظ کے اس قتل میں بھی ایک یہی خیال کار فرما تھا کہ قرآنِ کریم کو زبانی یاد رکھنے والے باقی نہ رہیں اور اس طرح اسلام کے اندر کمزوری پیدا ہو جائے بعد میں کئی اور خرابیاں بھی پیدا ہو سکتی تھیں۔ لیکن قرآن کریم کے نازل کرنے والے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والے قادر و توانا خدا نے فرمایا کہ نہیں! میں تمہارا یہ منصوبہ خاک میں ملا دوں گا۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ اس میں ہر قسم کا دھوکا ہو سکتا ہے۔ پیچھے سے چھرا بھی گھونپا جا سکتا ہے۔ جس طرح دھوکے سے لے جا کر حفاظ کو قتل کر دیا تھا۔ اس طرح بھی قتل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن دھوکے سے قتل کرنا اصولی طور پر یہ ایک عنوان ہے جس کے نیچے کفار کے بہت سارے اعمال آجاتے ہیں کبھی وہ ایک قسم کا دھوکہ کرتے تھے کبھی دوسری قسم کا دھوکہ کرتے تھے مگر جب بھی وہ دھوکہ کرتے تھے خدا تعالیٰ اپنی ایک نئی اور نرالی شان کے ساتھ ظاہر ہوتا تھا اور ان کے ناپاک منصوبے کو ناکام بنا دیتا تھا

عجیب تھا وہ انسان (صلی اللہ علیہ وسلم) اور عجیب تھے وہ لوگ (رضی اللہ عنہم) جو اس سے پیار کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ آپؐ پر اور آپؐ کے صحابہؓ پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ خدا فرماتا تھا کہ مخالفین تمہارے خلاف سازشیں کریں گے مگر تم نے صبر کرنا ہے وہ کہتے تھے کہ اے خدا! کوئی ہمارے خلاف جو مرضی ہے سازش کرتا رہے ہم تیری راہ میں ثباتِ قدم دکھائیں گے اور صبر سے کام لیں گے اے ہمارے رب! ہم جانتے ہیں کہ تو ہمارے لئے کافی ہے۔ تیرے سوا ہمیں

جو کسی اور کی احتیاج نہیں ہے ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ یہ بیوقوف لتھا
یہ سمجھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز بھی ہے اور انتقام کی قدرت بھی رکھتا ہے بیباکی

پیشانی سے ملتا گویا ہمارا خاص واقف کار ہے۔ اور ہر کام منٹوں میں ہو جاتا اس ملک میں سیکرٹری اور وزراء کو ملنے کے لئے گھنٹوں اور دنوں کا انتظار نہیں کرنا پڑتا بلکہ چند لمحے صرف ہوتے ہیں وہ بھی بعض اوقات۔ بہرحال ہمارے دو تین دن یہاں مختلف کارروائیوں میں صرف ہوئے جن میں امیگریشن کارڈ وغیرہ بھی شامل تھے۔ فری ٹاؤن میں سب کام مکمل کر کے خاکسار مکرم امیر صاحب کے ہمراہ ۱۷ مئی کو جورو کے لئے روانہ ہوا۔ جہاں ہم نے پہلا ہیلتھ سینٹر کھولنا تھا۔ اور خاکسار نے اس میں کام کرنا تھا۔ یہ فری ٹاؤن سے تقریباً ۲۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے عام طور پر سڑکیں کچی ہوتی ہیں۔ سفر بس کے ذریعہ کرنا ہوتا ہے۔ ہم صبح ۹ بجے روانہ ہو کر شام چھ بجے منزل مقصود پر پہنچے۔ "جورو" میں بھی ہمارا "احمدیہ سیکنڈری اسکول" ہے ہم وہیں اترے سکول کے پرنسپل اور اساتذہ کرام ہمارے منتظر تھے۔ یہاں پر چار مرکزی اساتذہ ہیں۔ ہمارے ٹھہرنے کا انتظام پرنسپل صاحب کے ساتھ تھا جونہی ہم گاڑی سے اترے شہر کے معززین جن میں احمدی اور غیر احمدی سب شامل تھے یہ سنکر کہ ڈاکٹر آ گیا ہے ہمیں ملنے کے لئے دوڑے آتے ہر آدمی فرداً فرداً مصافحہ کرتا اور خوش آمدید کہتا۔ میں نے ان لوگوں کے چہرے پر حقیقی خوشی دیکھی وہ ایک طویل عرصہ ملازمت کرتے ہوئے مختلف ہسپتالوں میں تبدیل ہو کر جاتے ہوئے وہاں کے کسی آدمی کے چہرے پر کبھی نہیں دیکھی ہر آدمی اتنے پیار اور اخلاص سے خوش آمدید کرتا تھا۔ جیسے ان لوگوں کو ایک طویل عرصہ سے ڈاکٹر کا انتظار تھا اور اب یہاں ڈاکٹر کی موجودگی جماعت احمدیہ کی طرف سے ان لوگوں کی خدمت کی ایک ادنیٰ کوشش تھی۔ جس کو یہاں کا ہر باشندہ سراہ رہا تھا۔ اور ہمارے پیارے امام کا شکریہ ادا کر رہا تھا۔ جس نے انکی اس تکلیف کا اندازہ لگاتے ہوئے اس اسکیم کو جاری فرما دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد گاؤں کے مزید لوگ ناچتے اور گاتے ہوئے جو خوشی منانے کا ایک روایتی انداز ہے) ہمارے پاس پہنچ گئے وہاں کے پرنسپل احمدیہ اسکول مبارک احمد صاحب۔ امیر صاحب اور خاکسار نے ان سب لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور انہیں ہر ممکن خدمت کرنے کا یقین دلایا۔ ہم نے عارضی طور پر ہسپتال چلانے کیلئے ایک مکان

کرایہ پر لیا جس کا بندوبست یہاں کے پیرآماؤنٹ چیف اور عوام نے کیا تھا ہسپتال میں دیگر ضروریات اور مکان کے رنگ و روغن کے بارے میں مبارک احمد صاحب پرنسپل جو ایک نہایت ہی مخلص اور محنتی نوجوان ہیں کو ہدایات دیں اور ۵ جون کو ہسپتال کا افتتاح کرنے کا پروگرام بنایا۔

رات ہم نے جورو میں گذاری اور خاکسار نے عشاء کی نماز کے بعد خدا کے حضور گڑگڑا کر دعا کی کہ میرے ذمہ جولمبا اہم فریضہ ہے۔ اسے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور یہ لوگ جو اتنی خوشی کا اظہار کر رہے ہیں ان کی خدمت کرنے میں مجھ سے کوئی کوتاہی نہ ہو جس سے یہ لوگ مایوس ہو جائیں۔ ہمارا کام ابھی ابتدائی مراحل میں ہوگا۔ جس میں ظاہری طور پر دشواریاں بھی ہونگی خدا ہی اپنے فضل سے ان مشکلات کو دور فرمائے اور کسی آزمائش میں نہ ڈالے۔

اگلی صبح ہم جورو سے روانہ ہو کر بواجے بو گئے جہاں ہمارا دوسرا ہسپتال کھلنے والا تھا وہاں کے پیراماؤنٹ چیف احمدی ہیں اور جماعت احمدیہ سیرالیون کے پریذیڈنٹ بھی۔ وہ بڑے اخلاص سے ملے اور بہت خوش ہوئے ہسپتال کی عمارت جو وہ اپنے خرچ سے بنوا رہے ہیں انہوں نے دکھائی۔ بڑی خوبصورت عمارت تھی۔ جس میں ہر ضرورت کا خیال رکھا گیا تھا۔ انہیں بتایا گیا کہ جس ڈاکٹر صاحب نے یہاں کے لئے آنا ہے وہ جلد آنے والے ہیں اس لئے جگہ جلد تیار کرلیں کیونکہ پروگرام تھا کہ جورو کے بعد بواجے بو کا ہسپتال جلد شروع کر دیا جائے ہم رات وہاں گذار کر اگلے دن واپس فری ٹاؤن کیلئے روانہ ہو گئے جہاں پہنچ کر ادویات اور دیگر ضروری سامان خریدنا شروع کر دیا یہ امر قابل ذکر ہے کہ سیرالیون کے تمام اخبارات نے ڈاکٹروں کی آمد کی خبروں کو اہمیت دی ہمارے پورے تعارف کے ساتھ فوٹو شائع کئے گئے اسی طرح ریڈیو کے نمائندوں نے انٹرویو لیا اور اپنے ہر بلیٹن میں ہماری خبریں نشر کرتے رہے فری ٹاؤن میں ہمارے یہ دن بڑے مصروف گذرے پروگرام کے مطابق خاکسار وہاں سے فارغ ہو کر اور ساری ضروریات خرید کر ۲۹ مئی کو جورو کے لئے روانہ ہوا تاکہ ہسپتال کے افتتاح سے قبل وہاں پر مختلف ضروریات پوری کی جائیں یہاں پہنچکر دیکھا کہ مبارک

احمد صاحب نے اپنی نگرانی میں رہائشی مکان اور ہسپتال کی عمارت میں بر ضرورت تبدیلی کی ہوئی تھی جس ردوبدل کو ضروری سمجھا گیا تھا اس کیلئے انہوں نے ہر تعاون کیا اور خاکسار کو قطعاً یہ احساس نہ ہونے دیا کہ یہ کوئی نئی جگہ ہے۔ اب خاکسار کا کام ہسپتال کے انتظام سے تھا اور مبارک احمد صاحب پانچ جون کو ہونے والے افتتاح کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ افتتاح کرنے کے لئے یہاں کے ریذیڈنٹ منسٹر کو کہا گیا جس نے بخوشی ہماری دعوت منظور کر لی علاقہ کے دیگر معززین کو بھی دعوتی کارڈ ارسال کئے گئے اسی طرح پاکستانی احباب جو اس ملک میں مقیم ہیں ان کو بھی مدعو کیا گیا یہاں کے پیراماؤنٹ چیف نے ہمارے ساتھ ہر کام میں پورا تعاون کیا خاکسار کی "جورو" میں آمد کے اگلے روز ہی وہ معززین شہر کے ہمراہ مکان پر تشریف لایا اور خاکسار کو ایک عدد بکرا اور تقریباً ۲۰ سیر چاول کا تحفہ گاؤں والوں کی طرف سے پیش کیا اور خصوصاً جب اس نے یہ الفاظ کہے کہ ہمارا رواج ہے کہ جب بھی ہمارے گاؤں میں کوئی بڑا اجنبی (Big S [illegible]) آتا ہے اسے نذرانہ دیا جاتا ہے۔ تو فرط مسرت سے خاکسار کی آنکھوں سے آنسو آ گئے اتنا بڑا اعزاز اس اجنبی دیس میں محض احمدیت کے کرشمے ہیں ورنہ خاکسار کس قابل ہے ان کے اس تحفہ پر شکریہ ادا کیا اور ایک بار پھر ان سے گذارش کی کہ میرے لئے دعا کریں خداوند کریم ہر کام میں میری راہنمائی فرمائے اور آپ لوگوں کی خدمت کی توفیق عطا کرے۔

۵ جون قریب آرہا تھا ۳ جون سے ہی لوگوں نے روایتی انداز میں گانا اور بجانا شروع کر دیا تھا۔ ہمارے مہمان آنے شروع ہو گئے تھے۔ مشنری انچارج صاحب معہ مبلغین کے تشریف لے آئے انہوں نے تمام انتظامات کا جائزہ لے کر اطمینان کا اظہار کیا ۴ جون تک ساری تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں ۵ جون کی صبح کا سماں قابل دید تھا سارا گاؤں خوشی سے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا ہر طرف لوگ خوشی سے ٹولیوں میں ناچ رہے تھے۔ اور اپنے روایتی ساز بجا رہے تھے کسی بہت بڑے میلہ کا گمان ہوتا تھا دور دور سے فوٹو گرافرز اخباری نمائندے محکمہ اطلاعات کے نمائندے پہنچنے شروع ہو چکے تھے ہر چہرہ ہشاش بشاش تھا مہمانوں کی نشست کا انتظام کورٹ باری میں کیا گیا

تھا۔ مگر وہاں تو اتنا ہجوم تھا کہ جگہ ناکافی تھی لوگ دور دور تک کھڑے تھے۔ سارا بازار جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا ۹ بجے وزیر صاحب تشریف لائے اور کارروائی شروع ہوئی جلسے کی صدارت چیف آف کرانگا جو سیرالیون جماعت کے پریذیڈنٹ ہیں نے کی اس موقعہ پر متعدد پیراماؤنٹ چیف ٹاؤن چیف اور بڑے بڑے آنبیر اور دیگر معززین سب موجود تھے حاضرین کی تعداد ہزار سے تجاوز کر رہی تھی۔ یہاں کے پیراماؤنٹ چیف نے تقریر کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے یہ اسکیم شروع کر کے ہم لوگوں پر بڑا احسان کیا ہے اپنے ہر تعاون کا یقین دلایا آخر میں منسٹر نے اپنی تقریر میں شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ ہمارے ملک میں عوام کی بہت بڑی خدمت کر رہی ہے اور ہم سب انکے مشکور ہیں۔ اس نے اپنی تقریر میں خاص طور پر اس بات کا ذکر کیا کہ جو ڈاکٹر اپنا ملک چھوڑ کر اتنی دور دوسرے ملک میں --- (SELFLESS) سروس کرتے ہیں وہ واقعی قابل داد ہیں اور ہمیں انکے ساتھ ہر تعاون کرنا چاہیئے خاکسار کے متعلق جب اسے علم ہوا کہ وہ اپنے ملک میں سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دے کر امام جماعت کے حکم پر یہاں آیا ہے۔ تو اس نے اس بات کو بہت سراہا خاکسار کو خاص طور پر علیحدہ کر کے بار بار کہا کہ جب بھی کوئی تکلیف ہو یا کوئی ضرورت ہو تو بلا جھجک آ کر مجھے ملو۔

اس تمام کارروائی کے بعد ایک جلوس کی صورت میں سب حضرات ہسپتال کی طرف روانہ ہوئے جہاں دعا کے بعد افتتاح کی رسم ادا کی گئی اور تمام معززین کو ہسپتال کی عمارت اندر سے دکھائی گئی بعد ازیں مہمانوں کی تواضع شربت وغیرہ سے کی گئی اور اس طرح یہ عظیم الشان تقریب ختم ہوئی۔ جس کے متعلق اکثر لوگوں نے کہا کہ اس سے قبل ہم نے اتنی شاندار تقریب نہیں دیکھی جس میں اتنے معززین اور اتنے زیادہ پیراماؤنٹ چیف جمع ہوئے ہوں یہ سب خدا تعالیٰ کے فضل سے تھا اور ہماری بے لوث خدمت کا نتیجہ تھا کہ خداوند کریم ہمیں اتنی عزت سے نواز رہا تھا شام تک تمام مہمان واپس جا چکے تھے

۶ جون کو بواجے بو ہسپتال کا افتتاح دعا کے بعد کیا گیا چونکہ ابھی عمارت مکمل نہیں تھی اس لئے رسمی طور پر کام شروع کیا گیا اور افتتاح کے لئے ۳ جولائی کا دن مقرر ہوا۔

۷ جون سے خاکسار نے ہسپتال میں کام شروع کیا مریض جوق در جوق آرہے تھے غریبوں کا علاج مفت اور باقیوں سے دوائی کی معمولی سی قیمت لی جاتی ہے کوشش کی جاتی ہے کہ ہر مریض کا علاج پوری توجہ سے ہو اور ساتھ ہی خدا کے حضور اس کی صحت یابی کی دعا بھی اب تک یعنی ۲۲ جون تک ۵۰۰ سے مریضوں کا علاج کیا جا چکا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اکثر صحت یاب ہوئے ہیں کام جاری ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ "نصرت جہاں آگے بڑھو" کی اس اسکیم کے تحت ہم زیادہ سے زیادہ ہسپتال کھولنے کے قابل ہو سکیں آمین۔ والسلام خاکسار ڈاکٹر اسلم جہانگیری۔

احمدیہ جوبلی ہال حیدرآباد دکن کے سنگِ بنیاد کی تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

نعروں سے گونج اٹھیں۔ اس کے بعد آپ نے تمام حاضرین سمیت اجتماعی دعا کروائی۔ اس موقعہ پر عزت مآب وزراء کرام بھی موجود تھے۔

کامیاب جلسہ

ڈنر کے بعد افضل گنج پارک میں وسیع سائبان کے نیچے جلسہ کا آغاز ہوا جس کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے کی۔ دونوں وزراء بھی سٹیج پر تشریف فرما تھے اور معززینِ شہر اور احبابِ جماعت پنڈال میں صوفوں اور کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ تلاوتِ قرآن کریم محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب ایم۔ اے۔ پی ایچ۔ ڈی کے بعد محترم جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ جو خاص اسی تقریب کے لئے تیار کر کے پہلے سے طبع کروا لیا گیا تھا۔ اس کے بعد خاکسار مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے

"جماعت احمدیہ کا نصب العین"

کے عنوان سے تقریر کی جس میں بتایا کہ جماعت احمدیہ کا نصب العین وہی ہے جو ابتدائے آفرینش سے آج تک تمام انبیاء کرام کا رہا ہے یعنی مخلوقِ خدا کا رشتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ استوار کرنا اور اسی غرض کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہوئی تھی۔

ڈپٹی چیف منسٹر کی تقریر

ڈپٹی چیف منسٹر شری جے وی نرسنگ راؤ صاحب نے اپنی تقریر میں ہندوستان کے سیکولرازم پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہمارے اس عظیم الشان ملک میں ہر مذہب و ملت کو پھلنے پھولنے کے لئے پورے مواقع حاصل ہیں۔ اور ہر مذہب کو اپنی تبلیغ و اشاعت کا پورا حق دستور نے دیا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ جو ایک بین الاقوامی حیثیت رکھتی ہے۔ حیدرآباد میں ایک بڑی عمارت کا انتظام کر رہی ہے۔ جو نہ صرف جماعت احمدیہ حیدرآباد کے لئے تبلیغ و اشاعت کا کام دے گی۔ بلکہ ہر مذہب و ملت کے لوگ حسبِ ضرورت اسے اپنی ایسی تقاریب کے لئے جو ملک کے مختلف فرقوں میں ارتباط محبت بڑھانے والی ہو استعمال کر سکیں گے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی ان مساعی کی تعریف کی جو وہ انسانیت کی خدمت کے لئے بیشتر ممالک میں بروئے کار لا رہی ہے۔ آپ نے شہر حیدرآباد کی پرانی آبادی میں ایک کالج کے قیام کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ جو دنیا کے مختلف ممالک میں کالج اور سکول انسانیت کی خدمت کے نقطۂ نظر سے چلا رہی ہے اگر اس کے ذریعہ اجازت دیں تو وہ یہاں بھی ایک کالج کے قیام کی کوشش کرے۔

آنریبل ڈپٹی چیف منسٹر کی تقریر بہت شستہ اردو میں تھی جو حیدرآباد کی مشترکہ ہند مسلم تہذیب کا ایک عمدہ نمونہ تھی۔

سابق میئر کی تقریر

جناب میر اکبر علی صاحب ناصری سابق میئر حیدرآباد دکن نے بڑے مؤثر پیرایہ میں حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اخلاقی اقدار کی بہتر رنگ میں ترویج کے لئے ضروری ہے کہ مذہبی اقدار کو زندہ کیا جائے کیونکہ مذاہبِ عالم کی بنیادی تعلیم محبت اور رواداری کا سبق دیتی ہے۔ اس کے ساتھ ہمارے ملک کو قومی یکجہتی کے اصول کو ایک نمایاں حیثیت سے رائج کرنے کی اہم ضرورت ہے۔ قومی یکجہتی اور باہمی رواداری کی عظیم شاہراہوں پر چل کر ہی ہم ترقی کی منازل طے کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد آنریبل شری رام چندر راؤ صاحب کلیانی وزیر ٹاؤن پلاننگ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ دنیا میں آج جو بے اطمینانی اور بے چینی پائی جاتی ہے اس کا تجزیہ کیا جائے تو یہ امر خاص طور پر مشخص کیا جا سکتا ہے کہ اقوامِ عالم مذاہب سے دوری کے نتیجہ میں اور پھر مادہ پرستی کے باعث اس مصیبت کا شکار ہوتی ہے۔ اور اس کے ازالہ کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ مذہبی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ آپ نے مذہبی اداروں پر زور دیا کہ وہ طبقہ یا فرقہ واریت کو ترک کرتے ہوئے مذہب کی حقیقی روح کو اپنائیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی بصیرت افروز تقریر

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ ہمارا ملک بے شمار انبیاء و اولیاء اور اصفیاء کی سرزمین ہے۔ ہم قرآن پاک کی تعلیم اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ کی روشنی میں ان سب کو عزت و احترام کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ آپ نے حضرت کرشنؑ حضرت رامچندر جی، حضرت بابا نانکؒ حضرت عیسیٰ حضرت موسیٰ حضرت زرتشت اور حضرت کنفیوشس کے لئے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن پاک اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بڑی پیاری تعلیم دی ہے کہ تمام مذاہب کے بانیوں کا احترام کیا جائے۔ مختلف مذاہب کے پیروؤں کی باہمی رواداری کے لئے ایک ایسا اصول ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو بالخصوص ہمارا ملک امن و آشتی کا گہوارہ بن سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ آج دنیا مادی لحاظ سے بے انتہاء ترقی کرنے کے باوجود اخلاقی قدروں سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہ قدم بہ قدم تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ ایٹم ہائیڈروجن اور نائیٹروجن وغیرہ کی آئندہ متوقع تباہی کے راستہ میں اگر کوئی روک لگائی جا سکتی ہے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ حقیقی تعلق پیدا کر کے ہی لگائی جا سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر اہلِ مذاہب اپنے اپنے مذہب کی تعلیمات پر شدت کے ساتھ عمل کرنا شروع کر دیں۔ اور رواداری کے نقطۂ نظر سے ہر دوسرے مذہب کے پیروؤں سے سلوک کریں تو ہم ان تمام مصائب و آفات پر قابو پا سکتے ہیں۔ جو مذہب سے دوری کے نتیجہ میں فضائے عالم پر محیط و مسلط ہو رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے گُر بتائے ہیں کہ ان پر عمل کر کے ہم موجودہ بے اطمینانی کے چنگل سے نجات پا سکتے ہیں دنیا کے سیاسی حالات جو تیزی سے بدل رہے ہیں وہ اتنے غیر یقینی ہیں کہ نہیں کہا جا سکتا کہ کل کیا ہوگا۔ اور ان سیاسی حالات کی بے چینی نے ساری دنیا کو ایک پریشان کن بے اطمینانی میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اور ہر اگلی صبح سے ہم خوفزدہ ہیں کہ خدا جانے وہ اپنے دامن میں کس خطرہ کو لے کر طلوع ہو گی۔ اور ہر اگلی شام سے ہم لرزاں ہیں کہ خدا جانے اس کے جلو میں کس قدر تباہیاں چلی آ رہی ہیں۔ ان تمام خطرات کا حل غیر محسوس طور پر دفاع تلاش کرنا ہے لیکن اس کا سہل کا سہرا ابھی نہیں ملتا آج میں قرآن پاک کی بیان کردہ خوشخبری سناتا ہوں کہ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق پیدا کرنے ہی ہم امن کی لذات سے آشنا ہو سکتے ہیں۔ خالقِ دو جہاں کی آغوش میں بیٹھ کر ہی ہم خطرات سے پناہ حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ نے فرمایا جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز ہے کہ وہ انسانیت کی خدمت کے لئے ساری دنیا میں بلا امتیاز مذہب و ملت فرائض انجام دے رہی ہے اور گو ہم اپنی تعداد میں بہت کم ہیں لیکن تنظیم اور جذبہ قربانی کی نعمت سے متمتع ہو کر اپنی ظاہری حیثیت سے بہت زیادہ کام کر رہے ہیں۔ ہمارے سکولوں کالجوں اور ہسپتالوں سے ایک دنیا فائدہ اٹھا رہی ہے اور آئندہ خدمتِ انسانیت کے سلسلے میں ہمارے بڑے بڑے پروگرام ہیں۔ ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ سال جنوبی افریقہ کے نئے ممالک کا دورہ فرمایا تھا اور "انسانیت زندہ باد" کا نعرہ ان ملکوں کو دیا تھا۔ ہمیں فخر ہے کہ اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہم نے ان ممالک میں ایک بڑے کام کا آغاز کیا ہے۔ آپ نے حیدرآباد کی جماعت کو نصیحت فرمائی کہ انسانیت کی خدمت کے لئے وہ بغیر کسی مذہب کی امتیاز و تفریق کے کام کرے اور اپنے شہر کی عوام الناس کی بہبود کا خیال رکھے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی یہ تقریر بڑی دلنشیں اور مؤثر تھی جسے ہزاروں افراد نے بڑی توجہ سے سنا جلسہ گاہ کے علاوہ اردگرد وسیع سڑکوں پر لاتعداد لوگوں نے اس تقریر کو دلچسپی سے سنا۔

شکریہ احباب

آخر پر مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب یادگیری نے معزز مہمانوں اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس امر کی وضاحت کی کہ گو ہماری جماعت اپنی تعداد کے اعتبار سے قلیل بھی ہے اور غریب افراد پر مشتمل ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری تنظیم نے ہمیں ایک ستون میں بڑھ کر رکھا ہے۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ دیکھنے والے ہمیشہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جماعت امراء کی جماعت ہے۔ میں اسے اللہ تعالیٰ کا ایک فضل سمجھتا ہوں کہ تنظیم اور جذبہ قربانی نے ہماری جماعت کو یہ مقام بخشا۔ ہم کوشش کریں گے کہ ان نیک توقعات کو پورا کریں جو ہم سے وابستہ کی جا رہی ہیں۔ آپ نے محترم صدر جلسہ کی اجازت سے جلسہ برخواست کیا۔

سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم مولوی سراج الحق صاحب نے ادا کئے اور بارہ بجے جلسہ کے اختتام پر تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

یہاں یہ بھی قابلِ ذکر ہے کہ مکرم بشیر الدین صاحب احمدی جوبلی ہال کی تعمیر کے سلسلے میں بڑی محنت اور خلوص سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے۔ مکرم عارف الدین صاحب سلیم منیر سروس

یہ بھی قابلِ ستائش بہ بہار کہا دید جنہوں نے ہماری اس تقریب میں کافی تعاون فرمایا۔ قارئین کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احمدیہ بلڈنگ کی تعمیر کو جلد تکمیل تک پہنچانے کے سامان پیدا فرمائے۔

بنی اسرائیل اور اُمتِ محمدیہ کی عبرت انگیز مشابہت

(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

وعدہ کے پورا ہونے کے وقت بنی اسرائیل کو پھر ارضِ مقدسہ میں اکٹھا کر کے لایا جائے گا۔ اس بین فرق سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ دوسرا وعدہ کوئی اور ہے۔ اور لازماً تفسیر فتح البیان کے بیان کے مطابق یہ مسیح موعود کے زمانہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہوئے مسلمانوں کی دوسری بار تباہی کی طرف صریح اشارہ ہے۔ تیسرے نمبر پر مدت کے لحاظ سے بھی پوری مشابہت ہے۔ یعنی جس طرح مسیح ناصری کے واقعہ صلیب کے ۷۰ سال کے بعد بنی اسرائیل پر تباہی آئی اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام پر مقدمہ اقدام قتل کے ٹھیک ۷۰ سال بعد ۱۹۶۷ء میں عالم اسلام کو ایک بڑے المیہ سے دوچار ہونا پڑا۔ اس طرح سلسلہ محمدی کی سلسلہ موسوی کے ساتھ مشابہت کے یہ پہلو بھی اپنی تمام تفصیلات کے ساتھ پورے ہوئے۔ مگر شانِ محمدی شانِ موسوی سے کہیں زیادہ فائق اور بلند تر ہے اسلئے موسیٰ علیہ السلام کی بگڑی ہوئی امت کا یہ حصہ عبرتناک طور پر تباہ و برباد ہونے والا ہے۔ جبکہ اُمتِ محمدیہ کے اس نوع کے حصہ کیلئے مسیح موعود کے دامن سے وابستہ ہو کر ایسی تباہی اور بربادی سے بچ جانے کا دروازہ ہمیشہ کے لئے کھلا ہے۔

(۶) آخر میں ہم اس حقیقت بیانی سے رُک نہیں سکتے جسے ایک طرف صدقِ جدید کے مضمون نگار نے بھی تسلیم کیا ہے اور معاصر الجمعیۃ کے فاضل مدیر نے بھی اپنے مذکورۃ الصدر مقالہ افتتاحیہ کے آخر میں واضح لفظوں میں بیان کیا ہے۔ پہلے معاصر الجمعیۃ کے عبرت انگیز الفاظ ملاحظہ ہوں لکھتے ہیں:-

"اسرائیل نے اپنی سلطنت کے جو نقشے تیار کئے ہیں ان میں پورا اردن اور سعودی عرب کے مقدس مقامات اور ان کے مضافات کا گہرا رنگ بھرا گیا ہے یعنی وہ برملا کہہ رہے ہیں کہ عرب آگے کی خیر منائیں اور قلبِ اسلام پر اسرائیلی یورش کا انتظار کریں! آپ ہماری باتوں سے دلگیر نہ ہوں، خدا کرے کہ ہمارے یہ اندازے یاد رہوا اور ہم خاکم بدہن کے مستحق ثابت ہوں، لیکن اگر تاریخوں کی شغلت اور نیش کوشیوں کی داستان غلط نہیں تو کوئی کہاں تک اپنے آپ کو خوش فہمیوں میں مبتلا رکھے اور قاہرہ کے اعلانات کی قیمت چکائے ہم اپنے کانوں کو اس آسمانی آواز پر بند نہیں کر سکتے۔ یستبدل قوماً غیرکم ثم لایکونوا امثالکم"۔ (الجمعیۃ دہلی ۱۰ر جولائی ۱۹۷۱ء)

اس کے بعد اب صدقِ جدید کے ندوی جتکوری مولوی صاحب کے عبرت انگیز الفاظ ملاحظہ ہوں۔ لکھتے ہیں:-

"جس طرح بنی اسرائیل کو اصل کی نااہلی کی بدولت دُنیا کی امامت سے معزول کر کے اس کی جگہ امت محمدی کو نامزد کیا گیا تھا اسی طرح آج خود امتِ محمدی کو

بھی اس کی نااہلی کی بدولت اس منصب عالی سے اتارا جا رہا ہے"۔

(صدق جدید ۲ر جولائی ۱۹۷۱ء صفحہ ۵)

اگرچہ ساری امت محمدی کو تو اس منصب عالی سے اتارا نہیں جا رہا ہاں وہ لوگ جو بقولِ مضمون نگار:-

"مسلمان قوم خدا کی نام لیوا اور توحید کی علمبردار ہونے کے باوجود آج اس کی اکثریت خدا فراموشی اور تمام اخلاقی بُرائیوں میں بالکل اس طرح مبتلا ہے جس طرح کسی زمانے میں اسرائیل مبتلا تھا"۔ (ایضاً)

عملاً ارتداد اختیار کر چکے ہیں وہ ضرور دُنیا کی امامت کے منصب عالی سے محروم کر دیئے گئے اور ان کی جگہ پر اُس ھو امت کو کھڑا کر دیا گیا جو اس منصب کے پورے اہل اور اصل حقدار ہیں۔ اسی لئے سورت محمد کی جس آیت کریمہ کا معاصر الجمعیۃ دہلی نے حوالہ دیا ہے اس سے ملتی جلتی سورت مائدہ کی آیت ۵۵ میں مسلمانوں کو وارننگ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ

یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکفرین یجاھدون فی سبیل اللہ و لا یخافون لومۃ لائم ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم۔ کوئی اس بات کو مانے یا انکار کر دے یہ اس کا کام ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اس آیت کریمہ میں صاف لفظوں میں حضرت امام مہدی اور مسیح موعود کی جماعت کی نشاندہی کر دی گئی ہے جسے تقدیر الٰہی نے دینِ اسلام سے عملی ارتداد اختیار کرنے والوں کی جگہ پر کھڑا کر دینے کا حتمی وعدہ کیا ہے۔ دیگر تفصیلی باتوں کو چھوڑتے ہوئے یجاھدون فی سبیل اللہ کے جامع الفاظ میں اسلام کے عملی نمونہ کے ساتھ ساتھ تبلیغ اسلام کا جو عظیم الشان جہاد جماعت احمدیہ ساری دُنیا میں بجا لا رہی ہے کوئی بھی تو دوسرا اسلامی فرقہ اس بارہ میں جماعت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پس یہ اور دوسری بہت سی واضح علامات خاتم النبیین کے لئے ہمہ فکریہ کا رنگ رکھتی ہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ وہ دن دور نہیں جب ان سب کھائیوں پر سے مسیح موعود کی صداقت کھل جائے گی اور وہ جوق در جوق اس برگزیدہ جماعت میں داخل ہونے لگیں گے۔ تب مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی وہ عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوگی جو ستمبر ۱۹۰۲ء میں ان الفاظ میں شائع کی گئی:-

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دُنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دُنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں۔ یہ اُس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۰ طبع سوم)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دُنیا کو حق بات کے قبول کرنے کی توفیق دے۔ بالخصوص غیر اُمت کے افراد امام مہدی کو شناخت کر لیں اور ان ہولناک تباہیوں اور بربادیوں سے اپنے تئیں بچا لیں جو نہ ماننے والوں کے لئے مقدر ہیں۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔

---

(۲)

یہود کی عبرتناک تباہی اور بالآخر اسلام کا عالمگیر غلبہ

تقدیر کے ان نوشتوں کے پورا ہونے کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جانا نہایت ضروری ہے کہ قرآن و حدیث کی زبردست پیشگوئیوں سے یہ بھی ثابت ہے کہ یہود کی تیسری بار ارضِ مقدسہ میں موجودہ داخلہ اور ارض مقدسہ کا ان کے قبضہ میں چلا جانا ایک عارضی بات ہے کیونکہ زبور کی پیشگوئی کہ "صادق زمین کے وارث ہوں گے۔ اور اس میں ہمیشہ بسے رہیں گے" (زبور ۲۹/۳۷) کا حوالہ دیتے ہوئے قرآن کریم نے بھی فرمایا ہے کہ

ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون (سورۃ انبیاء آیت ۱۰۶)

اسکے مطابق ضرور ہے کہ ارضِ مقدسہ ہمیشہ کیلئے مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور اس کی صورت یہی ہے کہ یہود اس وقت اس سرزمین میں اکنافِ عالم سے آ آ کر جمع ہو رہے ہیں وہ عبرتناک تباہی کا منہ دیکھیں اور اس کے بعد اسلام کے عالمگیر غلبہ کے سامان ہو جائیں۔

چونکہ یہ موقعہ زیادہ تفصیل کا نہیں اسلئے ہم صرف اشارۃً عرض کرتے ہیں کہ اس موقعہ پر مسلم شریف کی اُس حدیث کو مستحضر کر لیا جانا چاہیئے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کے ساتھ مسلمانوں کے زبردست معرکہ کی خبر دی ہے اور ساتھ ہی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو یہود پر ایسی بالادستی حاصل ہو جائیگی اور اُن کے ہاتھوں یہود اس طرح قتل کئے جائیں گے کہ اگر کوئی یہودی کسی درخت یا پتھر کے پیچھے بھی چھپا ہوگا تو وہ درخت اور پتھر بھی بول اُٹھے گا کہ اے مسلم اے اللہ کے بندے یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے آ اور اسے قتل کر ڈال۔ یہ وقت یہود کی آخری عبرتناک تباہی کا ہوگا۔ پس جب عالم الغیب کی بتائی ہوئی بہت سی باتیں پوری ہو گئی ہیں تو ہمارا یقین ہے کہ ان باتوں کا جو حصہ ابھی پورا نہیں ہوا وہ بھی بالضرور پورا ہوگا۔ اور بالآخر ارضِ مقدس مسلمانوں کے قبضہ میں ضرور آئے گی اور مسلمانوں کا یہ قبضہ ہمیشہ کیلئے ہوگا۔

یہ تقدیر کے نوشتے ہیں جو بہرحال پورے ہو کر رہیں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ بموجب اشارہ قرآنی مسلمان بھائی جلد از جلد اپنے آپ کو عبادی الصالحون بنائیں تب خدا کا یہ وعدہ جلد پورا ہوگا۔ خدا وہ وقت جلد لائے۔ آمین۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

آپ کا چندہ اخبار ختم ہے!

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ ماہ تبوک ۱۳۵۰ ہش (ماہ ستمبر ۱۹۷۱ء) میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی اولین فرصت میں ایک سال کا چندہ مبلغ دس روپے بھجوا کر ممنون فرمادیں تاکہ ان کے نام اخبار جاری رہ سکے اگر ان کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد ان کے نام اخبار بدر کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔

امید ہے کہ اخبار کی افادیت کے پیش نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کر کے ممنون فرمادیں گے۔ ان احباب کو بذریعہ چٹھی بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

مینیجر اخبار بدر قادیان

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۲۰	مکرم ڈاکٹر مرزا آدم علی بیگ صاحب	۱۲۶۹	مکرم سید غلام الدین صاحب قادری
۱۰۵۲	،، دلدار علی صاحب		
۱۰۶۰	،، محمد صاحب داد خاں قناتی	۱۲۸۴	،، احسان اللہ صاحب ٹاک
۱۰۸۵	،، سید احمد خاں صاحب	۱۲۸۶	،، بشیر احمد صاحب
۱۱۷۲	،، مبارک احمد صاحب وکیل	۱۳۲۷	،، سید مذکر الدین احمد صاحب
۱۱۷۹	،، عبدالستار صاحب	۱۳۷۷	،، محمد صدیق صاحب
۱۱۸۲	،، محمد معین الدین صاحب	۱۳۸۳	،، بابو محمد ظفر صاحب
۱۱۹۷	،، عبدالمجید صاحب ٹاک	۱۳۹۷	،، موسوم علی صاحب
۱۱۹۹	،، محمد تقی صاحب	۱۴۱۹	مکرمہ معینہ بیگم صاحبہ
۱۲۰۸	،، جے۔ ایس۔ راز صاحب	۱۴۴۴	،، مسز خان بہادر محمد صاحب
۱۲۱۱	،، جے۔ ایچ خاں صاحب	۱۴۵۰	،، حمیدہ بیگم صاحبہ
۱۲۱۵	،، عبدالحی صاحب	۱۵۱۵	مکرم عبدالعزیز صاحب
۱۲۱۷	،، خلیل صاحب	۱۶۴۴	،، محمد عبداللہ صاحب منڈا ارتی
۱۲۲۷	،، محمد نور عالم صاحب	۱۶۵۷	،، منیر الدین خاں صاحب
۱۲۳۵	،، محمد غوث صاحب قادری	۱۶۷۷	،، نذیر احمد صاحب
۱۲۳۸	،، محمد یوسف صاحب واآنی	۱۶۷۳	،، محمد یوسف سیف الدین صاحب خالد
۱۲۳۹	،، محمد عبداللہ صاحب سرینگر	۱۶۸۵	،، محمد عظمت اللہ صاحب
۱۲۴۶	،، محمد عبداللطیف صاحب	۱۶۹۲	،، محمد رفیق صاحب
۱۲۴۷	،، ظہور حسین صاحب	۱۸۵۹	،، مسعود عالم صاحب
۱۲۵۸	مکرمہ نعیمہ حفیظ صاحبہ	۱۸۸۰	،، غلام رسول صاحب
۱۲۶۲	مکرم ایم۔ اے ملک صاحب	۱۸۹۸	،، انچارج احمدیہ لائبریری

تصحیح

(۱) ۱۵ رجولائی کے پرچہ بدر کے صفحہ ۸ پر ایک غیر احمدی مولوی صاحب کے ساتھ بحث مباحثہ کے زیر عنوان کالم ۱ میں "مولوی قمر الدین صاحب عالم۔ حافظ مدرسہ مدرسہ شاہجنگی بھاگلپور" درست عبارت ہے اس جگہ مدرس مدرسہ کے بعد "احمدیہ" کا لفظ سہو کتابت سے زائد لکھا گیا جسے قلمزن فرمایا جائے۔

(۲) اسی صفحہ کے کالم ۳ میں عبارت کا کچھ حصہ طبع ہونے سے رہ گیا ہے۔ پوری عبارت اس طرح پڑھی جائے:-

"ان تمام جگہوں پر "مع" "من" کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ خود قرآن کریم میں ایک ہی مفہوم کی دو آیات میں سے ایک مقام پر مع السٰجدین سورۃ حجر آیت ۳۳ آیا ہے جبکہ سورۃ اعراف آیت ۱۲ میں من السٰجدین ہے۔ قرآن کریم کی اس اندرونی شہادت سے بھی ہماری بات کو تقویت ملتی ہے لیکن مولوی صاحب نے نہ ماننا تھا اور نہ ہی مانے۔ البتہ دوسرے دن کا وعدہ کر کے بحث کو ختم کر دیا۔

(ایڈیٹر بدر)

ماہنامہ "راہِ امن" مدراس

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ احمدیہ مسلم مشن مدراس کے زیر انتظام "راہ امن" کے نام سے ایک تامل ماہنامہ شائع ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنوں اور غیروں میں اس کی اچھی مقبولیت پیدا ہوئی ہے۔ اور اس طرح تبلیغ کا بہترین ذریعہ ثابت ہوا ہے۔

خاکسار کی درخواست پر اس ماہنامہ کے لئے محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بالقابہ نے جو پیغام از راہِ کرم روانہ فرمایا ہے افادۂ احباب کی خاطر درج ذیل ہے:

"یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ آپ کی سرپرستی میں تامل زبان میں "امن کی راہ" ماہنامہ جاری ہوا ہے۔ الحمد للہ
اللہ تعالیٰ آپ سب کی مساعی حسنہ کو اپنی قبولیت سے نوازے اور اُن میں برکت دے۔ آمین۔ رسالہ کا نام بہت مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے اِسے بہتوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وہ لوگ جو خالص ایمان رکھتے ہیں ایسا جس میں کسی قسم کے کھوٹ کی ملونی نہیں وہی امن میں ہوں گے اور وہی حقیقی طور پر ہدایت یافتہ ہیں (سورۃ انعام آیت ۸۳)

پس یہی امن کی راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے شناخت کرنے اور اس پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔
اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

والسلام
خاکسار ظفر اللہ خاں

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو اسلام اور احمدیت کا سچا خادم بنائے اور وسیع پیمانہ پر اس کی اشاعت ہو۔ آمین۔ اس کا سالانہ چندہ صرف -/۲ (دو روپے) ہے

خاکسار محمد عمر مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن
12, Zakaria Colony IV ST Madras - 24

درخواستہائے دعا

(۱) موضع اندورہ کشمیر میں دو سال سے خشک سالی ہے لوگ پانی کو ترس رہے ہیں۔ فصلیں وغیرہ برباد ہو رہی ہیں۔ احباب کرام دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کہ باران رحمت نازل فرمادے۔ آمین۔
خاکسار شبیر احمد ناصر مدرس مدرسہ احمدیہ
حال مبلغ سلسلہ جماعت احمدیہ اندورہ کشمیر۔

(۲) مکرم سلیم الدین صاحب بلاسپور نے مورخہ ۱۳ کو بیعت کی ہے۔ احباب کرام استقامت کے لئے دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھے۔ اور فلاح دارین عطا فرمادے۔ آمین۔

مینیجر بدر قادیان

(۳) ہمارے ایک مخلص بھائی شیخ محمد جبار الدین صاحب تماکوٹ اڑیسہ کے بڑے بھائی مکرم شیخ نظیم الدین صاحب جنہوں نے حال ہی میں بیعت کی ہے۔ ایک عرصہ سے پیٹ کی درد سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
اللہ تعالیٰ ان کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمادے۔ آمین۔
ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اخبار بدر کے خریدار بننا ہر صاحب استطاعت کا فرض ہے

چندہ تحریکِ جدید

مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا

(یعنی جو کوئی اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اعمال صالحہ بجا لائے) دیگر احکام کے علاوہ چندہ جات کی اپنی حیثیت کے مطابق زیادہ سے زیادہ اور بروقت ادائیگی بھی اعمال صالحہ میں شامل ہے اور ان میں سے چندہ تحریک جدید کو جماعت احمدیہ کی تبلیغی ترقی میں بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ گویا دیگر چندہ جات کے ساتھ چندہ تحریک جدید کی اپنی حیثیت کے مطابق زیادہ سے زیادہ بروقت ادائیگی بھی اعمال صالحہ میں شامل ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کا وارث بنا دیتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

(۱) "اللہ تعالیٰ نے دوستوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ ان کو جنت دے گا۔ اے مومنو! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی بھی حصہ تحریک جدید میں دیا ہے کہ تم خدا تعالیٰ سے جنت مانگ سکو۔"

(۲) "یہ طریق بھی انسان کے لئے ثواب کی کمی کا موجب ہوتا ہے۔ اور یوں بھی یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے کہ انسان اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ بھی دے اور پھر ذرا سی غفلت سے اس کے ثواب میں کمی آجائے۔ اور ان کی سستی سلسلہ کیلئے پریشانی کا موجب بن جائے۔ پس ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وعدہ کے بعد جلد سے جلد اپنے وعدے کو پورا کرے۔"

تحریک جدید کے سال رواں کا پون سال گذر چکا ہے لیکن ادائیگی چندہ کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے جس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ احباب کی سستی ان کے ثواب میں کمی کا باعث ہو رہی ہے بلکہ ضروریات سلسلہ اس بات کی متقاضی ہیں کہ جلد سے جلد وصولی ہو جائے پس میں احباب کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ وہ اپنے معیار قربانی کو سالہائے سابقہ کی طرح قائم رکھتے ہوئے جلد سے جلد ادائیگی فرما دیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ فضلوں کے وارث ہو کر اس کی رضا کی جنت حاصل کر سکیں جس کا ہر احمدی امیدوار ہے۔

احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ ہدایت مدنظر رکھیں۔ حضور نے رفتار چندہ کی رپورٹ ملاحظہ کر کے ارشاد فرمایا کہ

"کمی پوری کی جائے"

اور یہ ہدایت دراصل چندہ دہندگان کو ہے۔ امید ہے کہ احباب اس پر پوری طرح عمل پیرا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید قادیان

موجودہ مالی سال کی سہ ماہی اوّل گذر چکی ہے

مگر متوقع نسبتی بجٹ کے مقابل پر اکثر جماعتوں کی وصولی نسبتی بجٹ کے لحاظ سے بہت کم ہوئی ہے اور متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کے ذمہ لازمی چندہ جات کی کثیر رقم بقایا چلی آرہی ہے جملہ ایسی جماعتوں کو نظارت ہذا کی طرف سے بقایا جات کی اطلاع بھجوائی جا چکی ہے اسلئے بقایا چندہ کی طرف جملہ عہدیداران جلد توجہ فرمائیں۔

مقامی عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ چندہ کی ادائیگی میں خود بھی اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور بقایا داروں کو بھی سمجھائیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی رحمت کے حصول کے لئے چندہ میں باقاعدگی اختیار کریں۔ اور بقایا کو جلد ادا کریں۔ اگر وہ اپنی آمدنی سے خدا تعالیٰ کا حصہ پہلے سے نکال لیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے بقیہ اموال میں برکت ڈال دے گا۔

جملہ مبلغین کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں احباب جماعت کو مالی قربانیوں کی ضرورت اور اہمیت سے پوری طرح آگاہ کریں۔ اور قربانی کے معیار کو بلند کرنے اور سو فی صدی ادائیگی کے ساتھ فرض شناسی کا ثبوت پیش کرنے کی تلقین کریں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ پائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین

ناظر بیت المال قادیان

ولادتیں اور درخواستہائے دُعا

- مکرم عبد النبی صاحب ہندی پنڈت گوری دیوی پیٹ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ زچہ کچھ کمزور ہے۔ قارئین کرام زچہ بچہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔

موصوف نے اس خوشی میں مبلغ -/۱۰ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

مخبر بدر قادیان

- مکرم ظفر احمد صاحب تیماپور کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ قارئین کرام زچہ بچہ کی صحت و سلامتی کے لئے درد دل سے دُعا فرما دیں۔ موصوف نے اس خوشی میں مبلغ -/۵ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

خاکسار کے شفیق سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ تیماپور

- مورخہ ۲۲ جولائی کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بچی عطا فرمائی۔ مبلغ پانچ روپیہ شکرانہ فنڈ میں ارسال کر دیئے ہیں اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور خادمہ دین بنائے اس کی والدہ کی صحت کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار غلام محمد احمدی منیجر استاد مارک بیڑی انڈیال

درخواست دعا

میرے بیٹے عزیز مشتاق احمد نے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے داخلہ کے لئے انٹرویو دے دیا ہے میڈیکل کالج میں داخلہ مل جانے کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

خاکسار

خواجہ محمد یوسف صدر جماعت احمدیہ

لدرون کپواڑہ

ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ — نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mango Lane Calcutta-1

تار کا پتہ: Autocentre | فون نمبرز: 23—1652، 23—5222